سرسید اور حالی کا نظریۂ فطرت

ڈاکٹر مظفر حسن

سرسیّد اور حالی

کا

نظریۂ فطرت

ڈاکٹر ظفر حسن

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ

۲۔کلب روڈ، لاہور

جملہ حقوق محفوظ

۸۹۱۵۴۳۹۰۳
ک ۲ س

طبع دوم: 2003ء

تعداد: 500

ناشر: پروفیسر رشید احمد (چانسلر)
ناظم ادارہ ثقافت اسلامیہ

مطبع: مکتبہ جدید پریس، لاہور

قیمت: -/230 روپے

اس کتاب کی طباعت، اشاعت اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد، انفاق فاؤنڈیشن، کراچی اور محکمہ اطلاعات و ثقافت، حکومت پنجاب کی مالی معاونت کی بدولت ممکن ہوئی ہے۔ شکریہ!

انتساب

مرحوم والدین

جناب فضل حسن

اور

بیگم خورشید فضل حسن

کے نام

جن کی دعاؤں سے اللہ نے
خاکسار کو دین و دنیا کی سعادتوں سے نوازا۔

ظفر حسن

مندرجات

"سرسید اور حالی کا نظریۂ فطرت"	۷
پیش لفظ	۱۱
باب اول: برصغیر پر مغرب کا اثر	۱۵
باب دوم: تبدیلی دائرے میں مغربی اثر کا تفصیلی جائزہ	۲۳
(اٹھارہویں صدی کے وسط سے ۱۸۵۷ء تک)	
برصغیر پاک و ہند میں مغربی تعلیم کی ابتدا	۲۳
فورٹ ولیم کالج	۲۸
[illegible] کالج	۳۱
عیسائی تبلیغی جماعتیں	۳۲
راجہ رام موہن رائے اور ان کا برہمو سماج	۴۱
باب سوم: ۱۸۵۷ء سے بعد کے سیاسی اور اقتصادی حالات	۵۷
باب چہارم: سرسید اور حالی	۶۹
سرسید احمد خاں	۶۹
مولانا الطاف حسین حالی	۸۶
باب پنجم: تصورِ فطرت	۱۰۷
سرسید نے فطرت کا مغربی تصور کیوں اختیار کیا؟	۱۰۷
فطرت کے یونانی، رومی اور نوافلاطونی تصورات	۱۱۲
(الف) ارسطو	۱۲۹
(ب) فطرت کا رومی نظریہ	۱۳۲
(ج) نوفلاطونی تصور	۱۳۴

ازمنہ وسطیٰ کا تصورِ فطرت	۱۳۶
نشاۃ ثانیہ اور اصلاحِ مذہب کی تحریک	۱۴۳
سترھویں صدی	۱۵۳
اٹھارھویں صدی	۱۶۲
انیسویں صدی	۱۷۱
انیسویں صدی کے اثرات	۱۹۳
بیسویں صدی کے سائنسی اور کائناتی نظریے	۲۰۶
چین میں فطرت کا تصور	۲۱۸
ہندوؤں کا تصورِ فطرت	۲۲۱
اسلام میں فطرت کا تصور	۲۳۰
(الف) قرآن شریف میں	۲۳۱
(ب) حدیث شریف میں	۲۳۳
(ج) متکلمین کے ہاں	۲۳۵
(د) فلسفیوں کے ہاں	۲۳۶
خلاصۂ بحث	۲۳۸
باب ششم: سرسید اور حالی کا نظریۂ فطرت	۲۴۷
فطرت کی تعریف	۲۴۷
سرسید کے ہاں "نیچر" کا مفہوم	۲۵۹
تصورِ فطرت کا استعمال	۲۹۷
(الف) تفسیر اور فقہ (سرسید کے ہاں)	۲۷۰
(ب) حالی کے ہاں 'فطرت' کا استعمال	۲۷۹
باب ہفتم: سرسید اور حالی کے نظریۂ فطرت کا بعد کی تحریکوں پر اثر	۳۱۱
کتابیات	۳۲۳
اشاریہ	۳۳۱

'سرسید اور حالی کا نظریۂ فطرت'

[illegible] سے اب تک ہمیں [illegible] سے [illegible] سے [illegible] سے

اہمیت پر بھی بڑا وقیع کام کیا ہے۔ ان کی کتاب کتاب الماثر بڑے کام کی چیز ہے۔

جو کام پروفیسر محمد الدین نے کیا وہی کام ظفر حسن نے اپنے نام سے کیا اور اس طرح لے لیا کہ سرسید کی پوری فکر کی وہ ان کی بیٹ سے نکال لائے۔ ان کی بیٹ بقول ظفر حسن یہ تھی کہ مسلمان کس طرح سے مغربی انداز فکر اختیار کریں۔ اس میں انہیں مسلمانوں کی فلاح نظر آتی تھی۔ انہوں نے سوچا کہ اگر قرآن شریف کی تفسیر مغربی انداز سے لکھی جائے تو مسلمان مغربی انداز فکر کو آسانی سے قبول کر لیں گے۔

ظفر حسن کا ایک تو سرسید کی اس بیٹ پر جس طرح انہوں نے اسے کھودا ہے اعتراض ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ ان کے خیال میں وہ اپنے زمانے سے مغربی افکار سے بھی بہتر واقفیت رکھتے تھے۔ اور ان افکار کی تاریخ سے تو وہ قطعاً بے خبر تھے۔

سمجھ لیجئے کہ انہوں نے سرسید کی بیٹ کھود لیا اور کچھ چیزیں وہیں سے برآمد ہوئے اور بیسویں صدی کی مغربی فکر تک آتے آتے یوں ساری مغربی فکر کا احاطہ ہو گیا سامنے کھول دیا۔ ان کے خیال میں سرسید کی تمام خیال آرائیوں کی بنیاد دو لفظوں پر تھی۔ ایک تو فطرت اور دوسرے عقل۔ فطرت کو انہوں نے خصوصیت کے ساتھ بیچ کا بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بتایا جائے کہ مغربی فکر میں فطرت کے بارے سرسید کیا کچھ زیادہ پسند کرتے ہیں، اس کے کیا کیا معانی و مطالب رہے ہیں۔ اور انہوں نے یہ بہت خوبی سے بتایا ہے۔ یونان سے لے کر بیسویں صدی تک کے فلسفہ فکر کو انہوں نے خوب چھانا پھٹکا ہے اور فطرت کے معانی و مطالب میں جو جو تبدیلیاں آئیں، ان پر گفتگو کی ہے۔ یہ ساری گفتگو بہت مدلل اور مربوط ہے اور اردو کے قاری کے لیے بہت معلومات افزا۔ سمجھ لیجئے کہ ظفر حسن نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔

اس تناظر میں انہوں نے سرسید کی نیچریت کو پرکھا ہے اور اس کی سطحیت کو واضح کیا ہے۔ مگر شاید ظفر حسن، سرسید کی تحریک کے پوری طرح منکر بھی نہیں ہیں۔ بلکہ انہوں نے اس پر اصرار کیا ہے کہ علما بھی سرسید سے ایک حد تک اتفاق رکھتے تھے، کہتے ہیں:

"یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ علما انگریزی پڑھنے کے مخالف تھے۔ مگر انگریز نئے فنون کے ساتھ کچھ نئے علوم بھی لائے تھے۔ علما کی رائے تھی کہ مسلمان انگریزوں کے فنون سیکھیں اور ان کا فلسفہ و ادب چھوڑ دیں۔ لیکن سرسید نے زیادہ زور مغربی فلسفہ اور ادب پر دیا۔ یہاں سے علما اور سرسید کا اختلاف رائے شروع ہوا۔"

انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ سرسید کی فکری خامیوں کے ساتھ حالی کی اس عمومیت کا بھی تجزیہ کیا جاتا کہ مغرب کے فنون سیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، بس ان کے فلسفہ اور ادب سے پرہیز لازم ہے۔ ویسے یہ انداز فکر آج بھی دیکھنے میں آ رہا ہے کہ مغرب کی ٹیکنالوجی برق ہے۔ وہاں سے توپ، بندوق درآمد کیے جائیں، میزائل لیے جائیں اور ایٹم بم ہاتھ آ جائے تو پھر بھی ان امور کو وہاں سے فلسفہ، ادب، فنون لطیفہ، سماجی فکر کی درآمد تو پہ! وہ تو سب کفر ہے۔ مگر یہ تو وہی مضمون ہے کہ گوشت کھائیں اور ٹکڑوں سے پرہیز۔ نہیں، یہاں مثل الٹی ہو گئی، ٹکڑے کھائیں گے، مگر جس گز کا یہ فرمان ہے، اس سے پرہیز لازم ہے۔ دل و دماغ کے دریچے اس طرح بند کرنے کی کوشش۔ آخر یہ عمل مسلمانوں کی فکری تاریخ میں کب سے اور کیسے شروع ہوا، اس پر بھی تو بات ہونی چاہیے۔

اور اب مختصر حسن کی تائید کرتے ہوئے میں ایک نکتے کی بات کا اضافہ کروں گا۔ مختصر حسن نے بہت صحیح کہا ہے کہ سرسید مغربی افکار سے بس سرسری واقفیت رکھتے تھے۔ یہی مولانا حالی کا حال تھا۔ اب "مقدمہ شعر و شاعری" پڑھو تو عجیب احساس ہوتا ہے کہ مولانا حالی نے جو اپنے فکری آقاؤں سے ایک دو انگریز شاعروں کے نام سن لیے ہیں اور ان کے ذہانی تین مقولے، ان کے زور پر وہ کیسا کیسا محاکمہ کر رہے ہیں کہ ہماری پوری شعری روایت ہی کو رد کرنے پر تل گئے ہیں۔ کچھ ایسا نقشہ نظر آتا ہے کہ ایک ہلدی کی گانٹھ مل گئی، تو اس کے زور پر پنساری کی دکان کھول کر بیٹھ گئے۔ لیکن عجیب ماجرا ہو، ان دونوں بزرگوں نے اپنے اس چٹکی بھر علم کے زور پر ہماری قومی تاریخ میں اور ہمارے ادب میں کتنا بڑا بریک تھرو کیا ہے۔ معاف کیجیے، اس وقت اپنی بات کہنے کے لیے اردو کا لفظ میسر نہیں آ رہا، سو اس انگریزی لفظ سے کام چلا رہا ہوں۔

مولانا حالی کے بعد سے اب تک ہمارے ادب میں مغربی ادب کا کیسا کیسا شناور ظاہر ہوا ہے اور کیسی کیسی ادبی بغاوتیں ہوئی ہیں، مگر جس شان سے "مقدمہ شعر و شاعری" نے اردو ادب کی تاریخ میں ظہور کیا اور ایک سنگ میل بن گئی۔ پھر کسی دوسرے مقالے، دوسری کتاب کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوا۔ سرسید کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ انہوں نے جتن کر کے مغربی افکار سے جو تھوڑی سی شناسائی حاصل کی تھی، اس کے زور پر انہوں نے کیا کمال دکھایا کہ ہندوستانی مسلمانوں کی کایا پلٹ ہو گئی۔ مغربی فکر و فلسفہ کے علماء و محققین تو ہمارے یہاں بعد میں نمودار ہوئے، مگر سرسید کے چٹکی بھر علم نے جو جادو جگایا تھا، اس کا جواب مغربی علوم کے کسی شناور کی طرف سے نہیں آیا۔ تو پتہ یہ چلا کہ بہت سارا علم اس بات کی ضمانت نہیں دیتا کہ دوبارا آور بھی ہوگا۔ اور تھوڑا علم ہمیشہ نیم حکیمی

کامیابت نہیں ہوتا۔ جیسے کہ یہاں واجبی واجبی آمدنی سے پورے کنبے پال لیتی ہیں، ویسے ہی بعض ادارے کم سے کم سے بڑے سے بڑے کام انجام دے لیتے ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم سرسید احمد خاں کی علمی کاوشوں سے قطع نظر کریں۔ یہ تنقید تو جاری رہنی چاہیے۔ سرسید احمد خاں کے سلسلہ میں ایک اچھا کام یہ ہوا ہے کہ ہم نے ان کو بت نہیں بنایا، جیسا کہ مسلمانوں نے اپنے کتنے اکابرین کے ساتھ یہ عمل کیا ہے۔ اب آپ ان پر تنقید ہی نہیں کر سکتے۔ کم از کم سرسید احمد خاں کے سلسلے میں ہم نے معقول رویہ اختیار کیا ہے۔ اس طرح سے کہ انہوں نے ہندی مسلمانوں کی حیات نو کے لیے جو کچھ کیا ہے اس کا اقرار بھی کیا ہے۔ مگر انہیں تنقید سے بالاتر قرار نہیں دیا گیا۔ اور شاید حقیقی درست تنقید سرسید پر ہونی ہے۔ شاید ہی کسی دوسرے رہنما پر کی گئی ہو۔ اب دیکھیے ظفر حسن نے کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے ان کی نکتہ چینی کے لیے۔ اور بہت علمی طریقے سے کہ آپ اس پر انگلی نہیں رکھ سکتے۔ ان کا پورا استدلال بہت قائل کرنے والا ہے۔ کم از کم میں تو بہت قائل ہوا۔ مگر اس کے باوجود میرے یہاں سرسید کی بصیرت کے بارے میں کوئی شک پیدا نہیں ہوا۔

ظفر حسن کا سارا استدلال برحق۔ مگر ایک بات میں ضرور کہوں گا کہ جب آپ نے ساری بحث اتنے علمی انداز میں کی ہے تو پھر اس قسم کے مواد یا مذکورہ اضافات کی کیا ضرورت تھی کہ سرسید کی نظر میں دعا کی کوئی اہمیت نہیں تھی، یا یہ کہ "ان کی نظر میں جزا اور سزا کا خدا کی مرضی پر نہیں بلکہ اعمال اور ان کی فطرت پر انحصار ہے۔" یا یہ کہ "سرسید نے یہ یاد نہ رکھا کہ قرآن شریف نے تو ایمان بالغیب کا مطالبہ کیا ہے۔"

قصہ مختصر سرسید کی شخصیت پر اعتراضات تو بہت ہوتے رہتے ہیں، اس حد تک کہ انہیں کافر اور زندیق بھی قرار دے دیا گیا، مگر جو تقاضا تھا کہ علمی سطح پر اس تصور کو پرکھ کر قبول یا رد کیا جائے، وہ مشکل ہی سے پورا کیا گیا۔ اس مطالعہ کا امتیاز یہی ہے کہ علمی سطح پر اسے جانچا پرکھا گیا ہے۔ اس اعتبار سے اس کتاب کو سرسید کے مطالعاتی ادب میں اہم مقام ملنا چاہیے۔

انتظار حسین

لاہور، ۲۰ نومبر ۲۰۰۲ء

پیش لفظ

باب ۱۰

برصغیر پر مغرب کا اثر

(Technology) ے

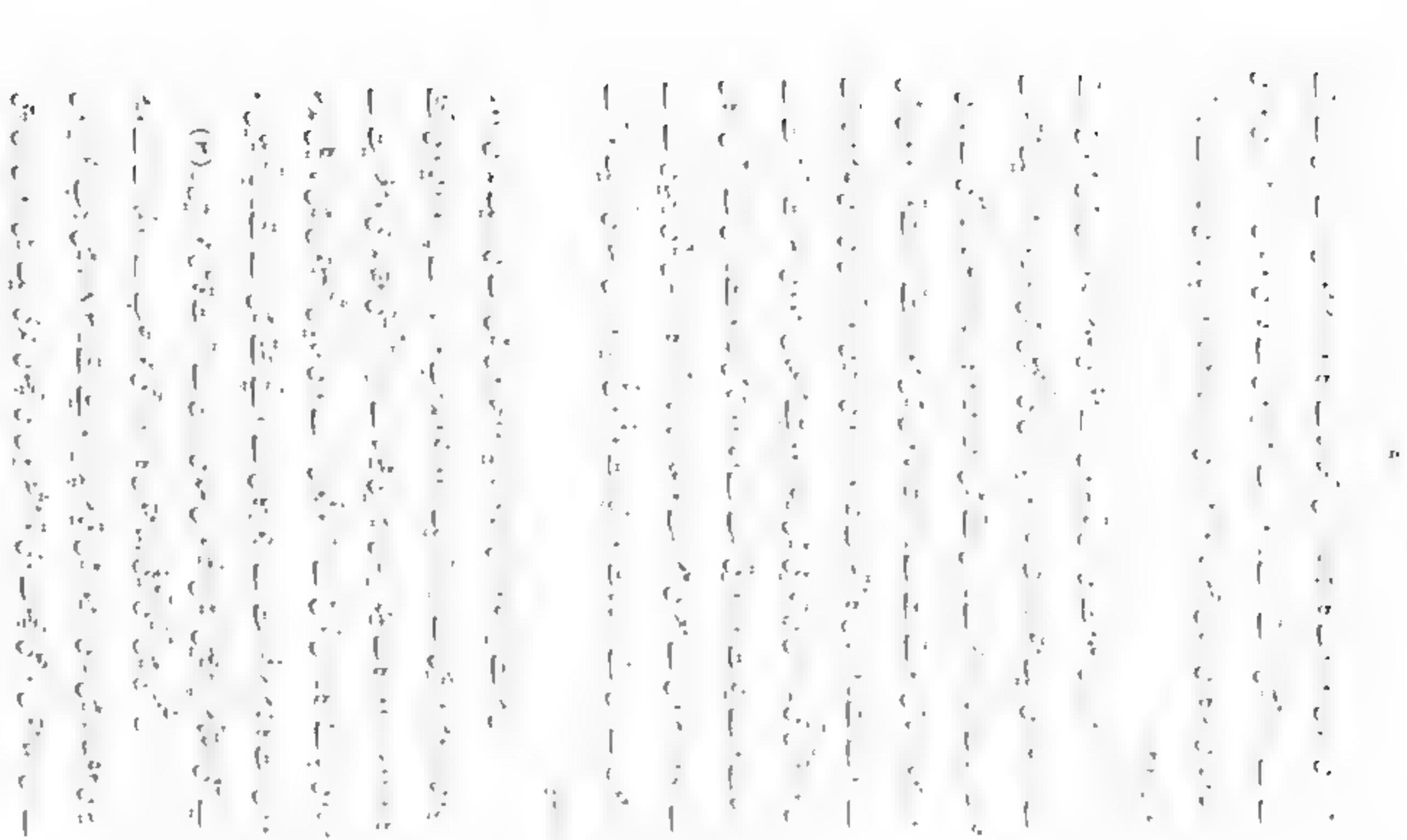

ہے۔(۳)

حوالہ جات:

باب ۲

تہذیبی مطالعے

مغربی اثر کا تفصیلی جائزہ

(۱۹۱۵ء سے ۱۹۴۷ء تک)

برصغیر پاک و ہند میں مغربی تعلیم کی ابتدا

فورے ویم کاچ:

١٩٥٥، ص. ١٢٥

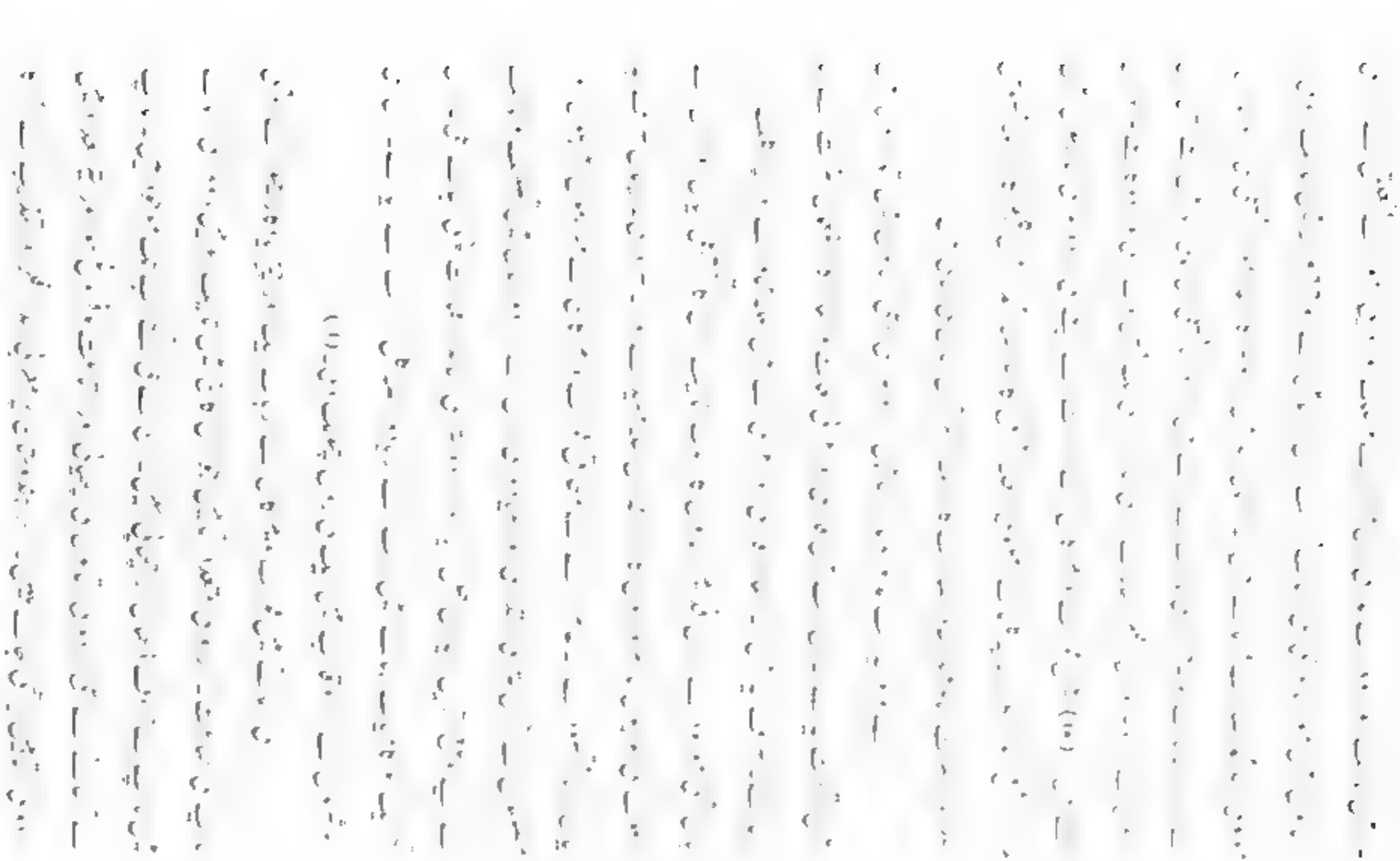

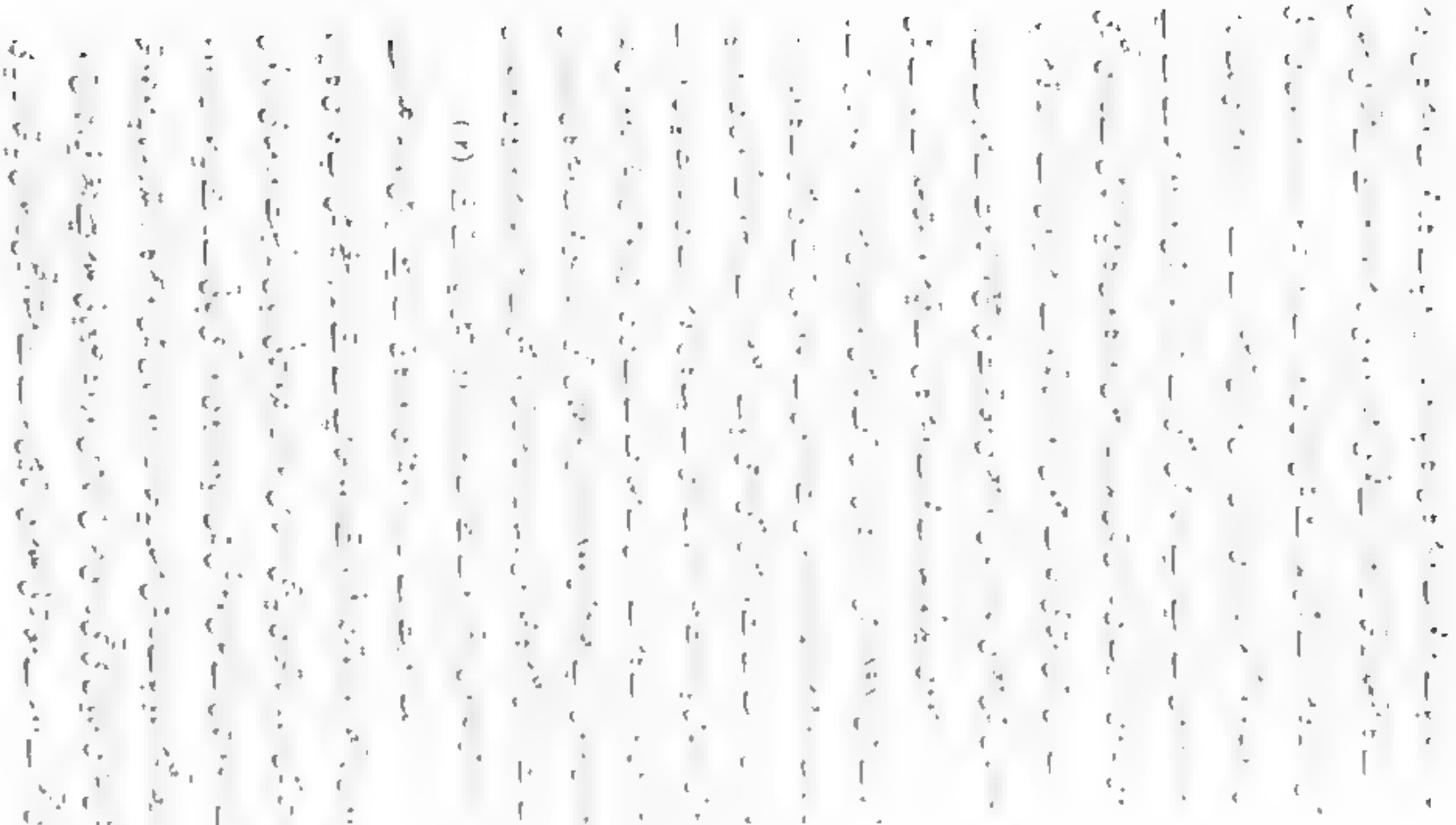

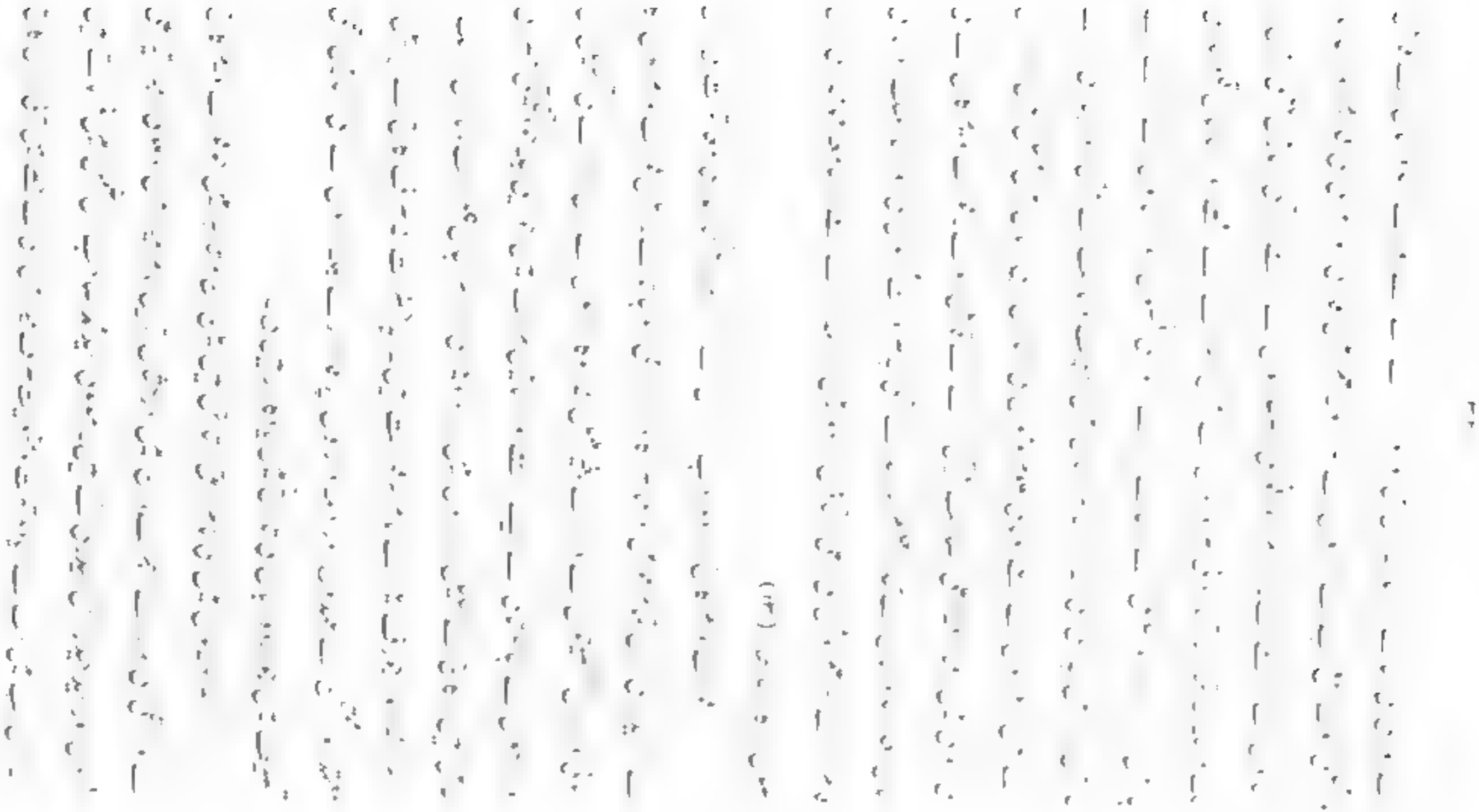

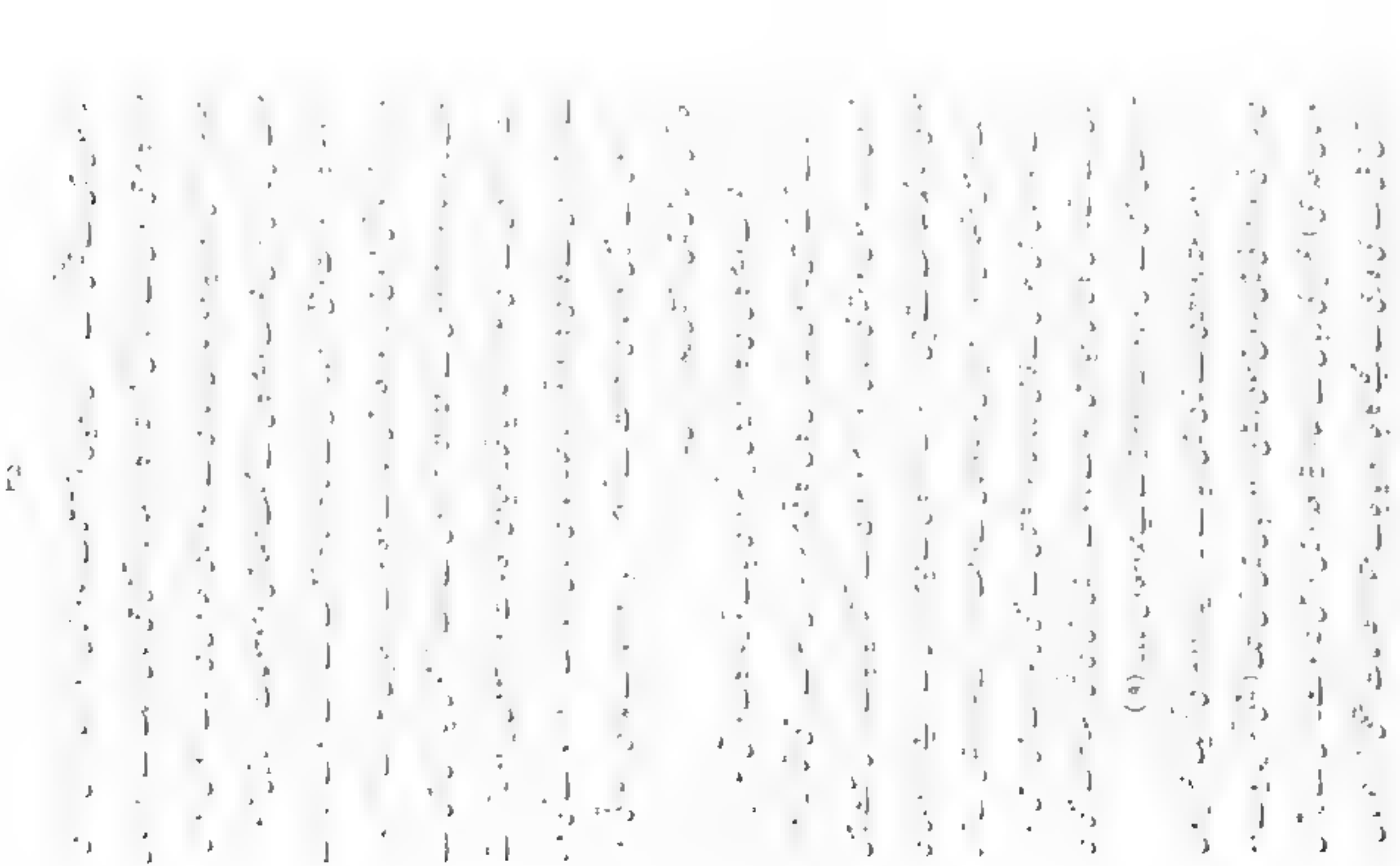

(۳۰)

باب ما جاء

(٢٢

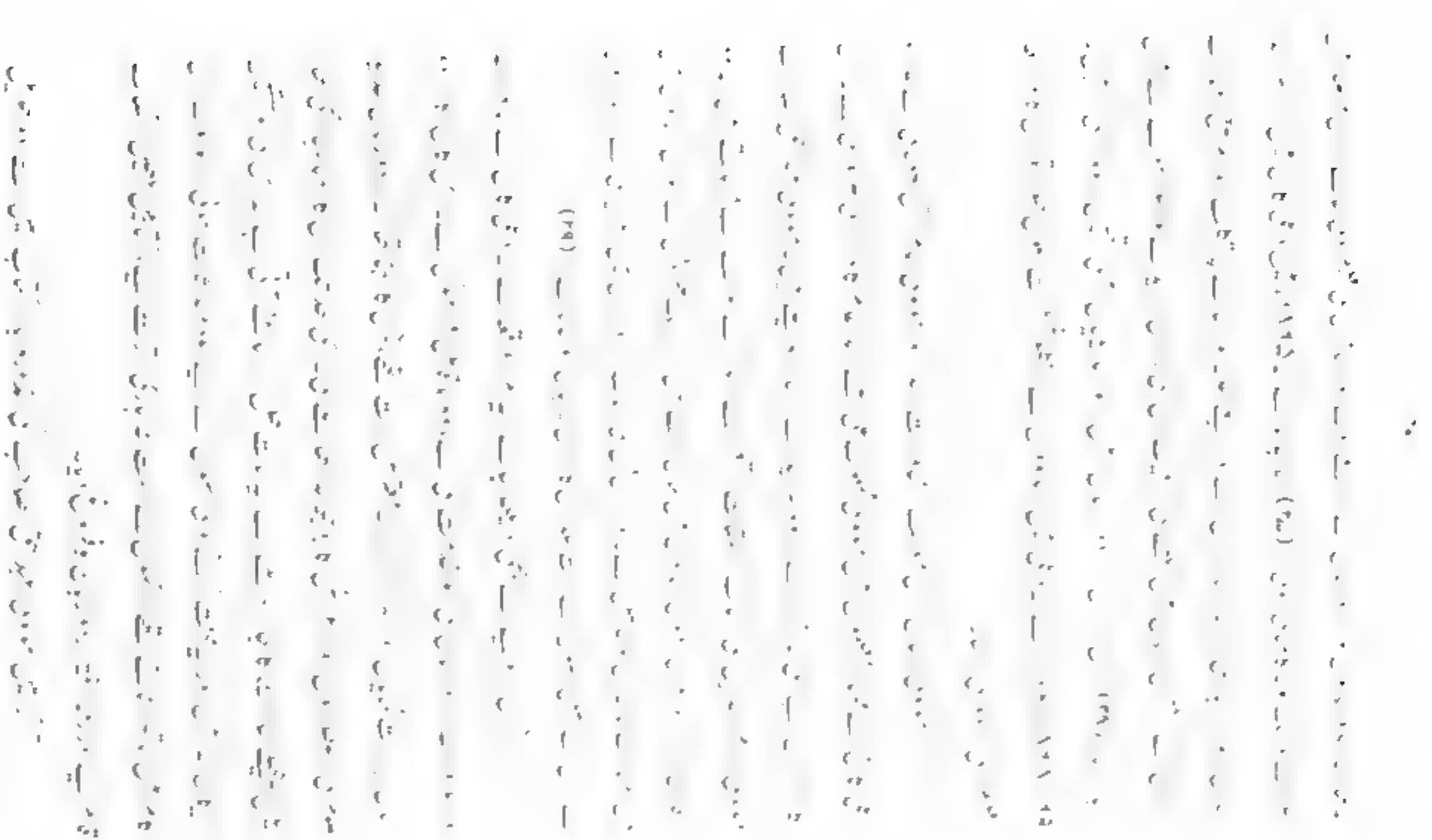

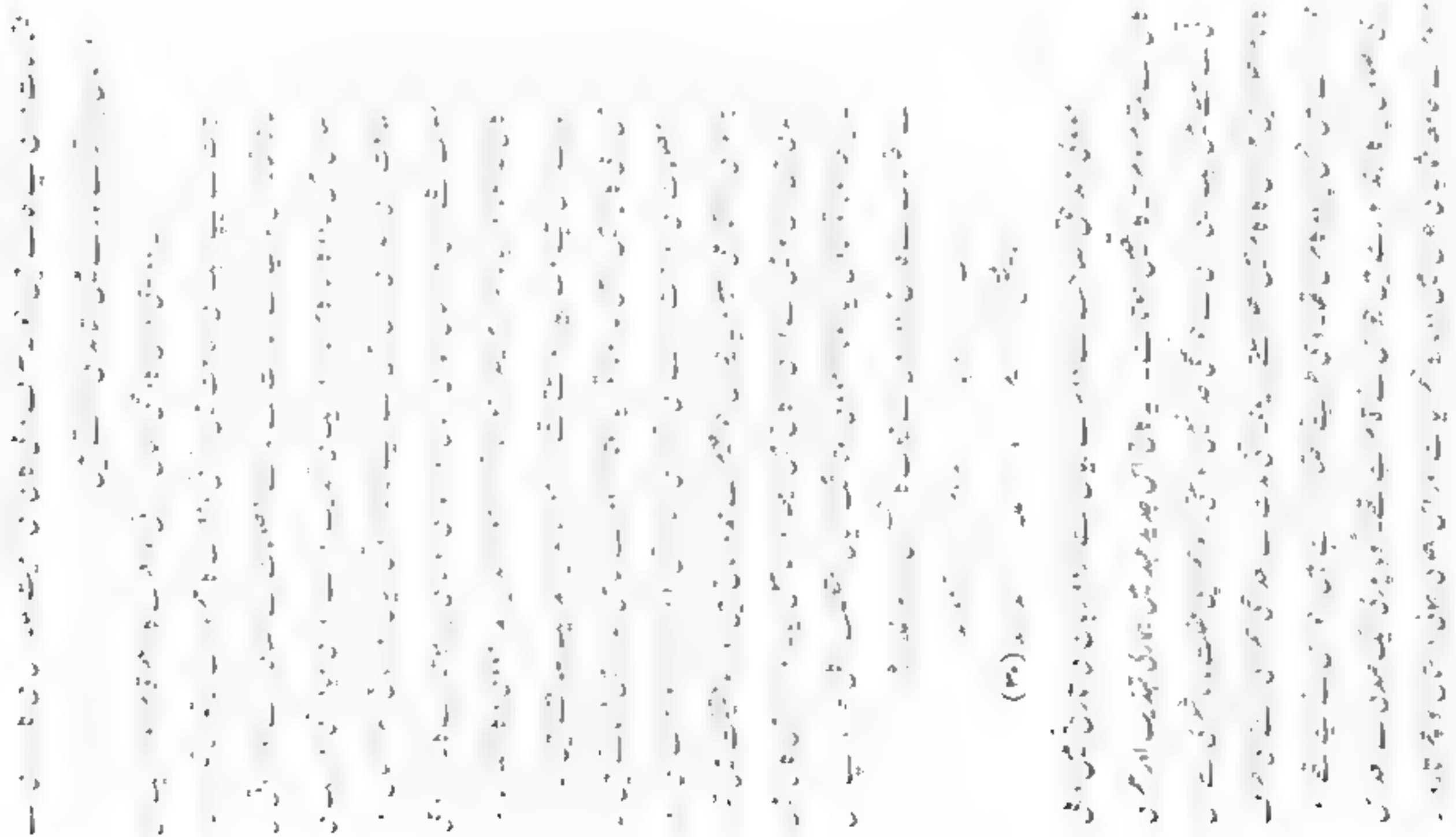

عیسائی تبلیغی جماعتیں

راجہ رام موہن رائے اور ان کا برہمو سماج

باب ۱

۱۸۵۷ء کے بعد

سیاسی اور اقتصادی حالات

(۲)

(۳)

(۵)

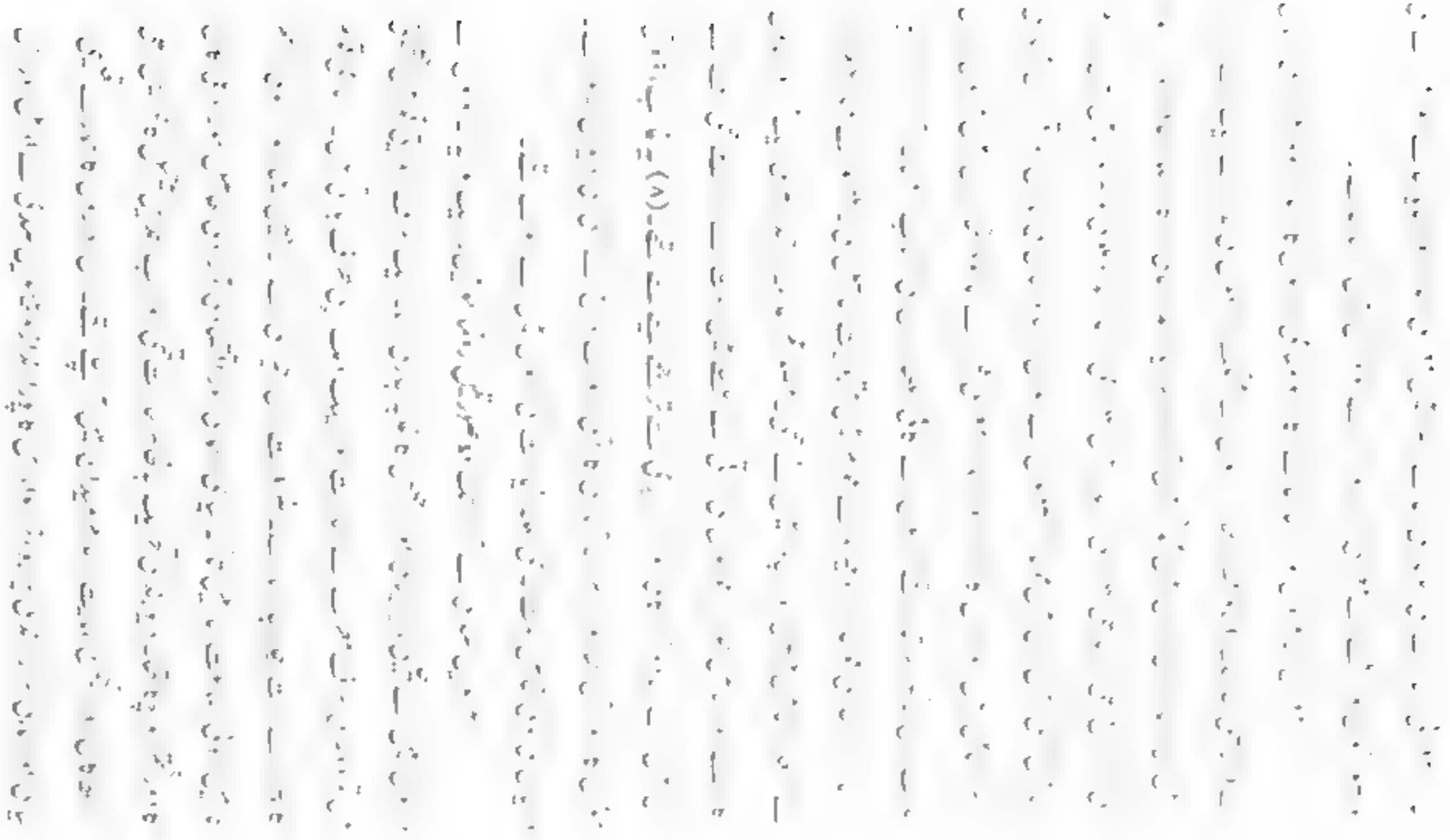

(۱۵)

(۰)

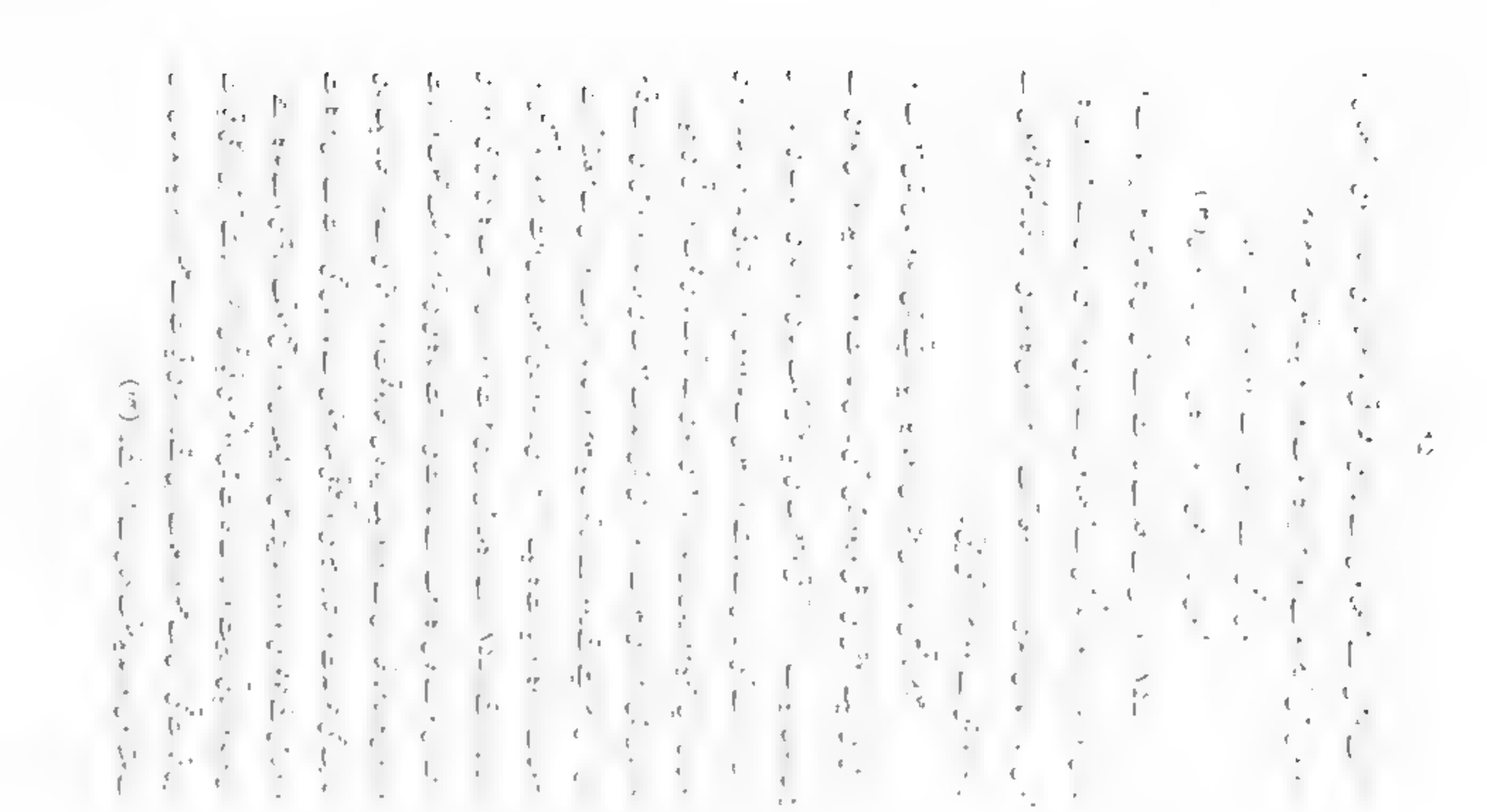

حواشی

باب نمبر ۴

سرسید اور حالی

سید احمد خان

(۷)

قتباس ایم۔اے کرندیکر صاحب کا ہے جنہوں نے
سے دور حاضر تک ہندو پاک میں جدیدیت کا مفصل جا

(٢)

(٦١)

(۹)

(۳۰)

(۲۲)

(۲۳)

مولانا الطاف حسین حالی:

(۲۸)

موکل۔ (۲۹)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۳۴)

شعر محض تاریک زمانہ میں کرشمہ دکھاتا ہے۔"(۳۶)

اگر ایسا ہوتا ہے تو کیا ہم سمجھیں کہ علامہ اقبال، ٹی۔ایس۔ ایلیٹ اور ایزرا

(۳۷)

(۳۸)

(۴۵)

(۴۶)

کرلی ہیں یا ہونی چاہئیں۔ پھر جس شعر کا مضمون ان سے خالف ہوگا اسے غلط
سمجھا جائے گا۔"(۴۲)

اپنے بیان میں پہلے تو یہ دیکھنا چاہیے کہ مذکورہ حالات میں قدما کی رائے
سے یہ لفظ "فطرت" و "حالات" کا مترادف بنایا جا سکتا ہے یا نہیں۔ بظاہر لفظ فطرت
سے انسان کی ان جبلتوں کی طرف اشارہ ہوتا ہے جو پیدائشی سرشت یا حالت میں بحیثیت

(۴۳)

(۴۴)

(۴۵)

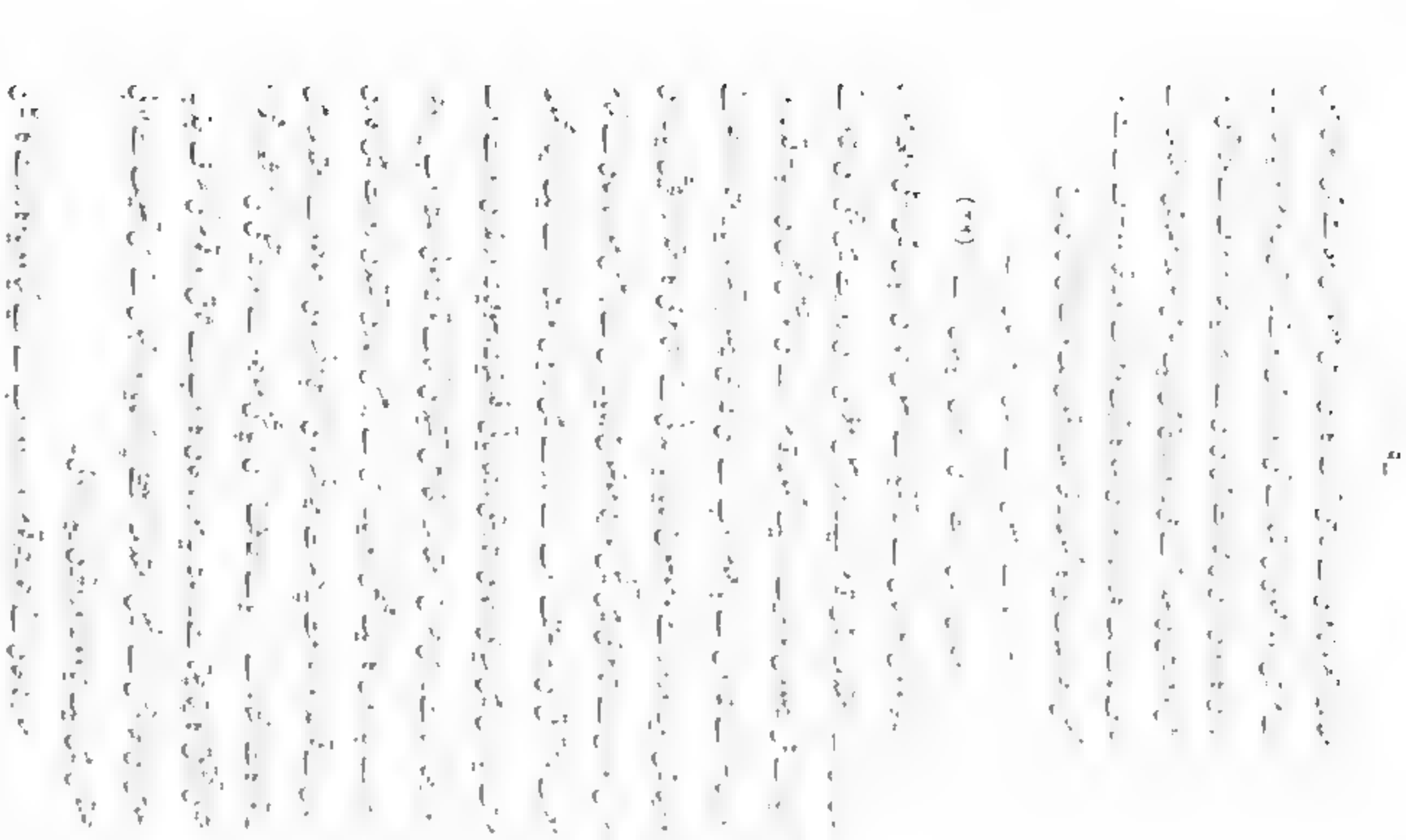

(۴۷)

(۵۳)

تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ سید کی تحریک [illegible] صدی کے [illegible] عہد میں رفیقہ [illegible] مسلمانوں پر [illegible] اثرات نے مسلمانوں [illegible] شعبہ زندگی پر گہرے نشان ثبت کیے۔ انہیں کی صدی [illegible] غلامی کا گہرا [illegible] داغ پر مٹا دیا۔ اگر ہم آج کل [illegible] کی معراج [illegible] سے انیسویں صدی [illegible] حالت کا جائزہ لیں تو طرفہ [illegible] کا تماشہ دیکھنے میں آ سکتا ہے۔

(۵۴)

(Albert Gleizes)

حواشی:

(۱) [illegible]

(۲) *The life and work of Sir Syed Ahmed Khan*, by Major General G F I Graham

(۳) [illegible] محمود احمد برکاتی، ص ۱۶۔

(۴) مسلم ممالک میں [illegible] کی کشمکش" از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ص ۹۳-۹۵۔

(۵) "حیات جاوید" از مولانا الطاف حسین حالی۔

(۶) "مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش" از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ص ۹۷-۹۹۔

(۷) "اسلام اور ہندوستان کا جدیدیت کی جانب سفر" از ایم۔اے کرندیکر، ص ۱۴۸۔

(۸) ایضاً، ص ۳۹-۱۵۰۔

(۹) "دہلی کے ذکاء اللہ" از سی۔ایف اینڈ روزن، ص ۵۔

تصورِ فطرت

سرسید نے فطرت کا مغربی تصور کیوں اختیار کیا؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فطرت کے یونانی، رومی اور توفی طوئی تصورات:

Religion

مختصراً تھیلز (Thales) کا فلسفہ یہ تھا

ا کی میندر (Anaximander) کی ایک کتاب ہم تک پہنچی ہے۔ اس
کے متعلق بھی معلومات خاصی ہیں۔ وہ ۔۔۔ کی ہوا میں سے کسی
ہے اس کا خیال تھا کہ ہوا میں وہ چیز ہے جو مستقل ہے اور باقی

(۵)

(۶)

(Spiritus Mundi) کے مترادف قرار
(Anima Mundi) کے

(۷)

(Heraclitus) بھی ہمارے

(Wisdom) اس کے خیال میں بہت سی اشیاء کے علم نہیں بلکہ ایک ہی شے کے واضح
علم کو کہتے ہیں اور اس علم کو وہ اس کا کلام کہتا ہے۔

[illegible]

[illegible] Mohammad de Stael

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ے نزدیک خدا کائنات میں جاری و ساری ہے۔ یہ
(Anima Mundi) کے
کائنات کا
ہے۔

حواس سے محسوس ہونے والی چیزوں کا علم ظن ہوتا ہے اور ظن سے
متعلق ہیں جو ظن کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ ظن کا
حواس کے ذریعے حاصل ہونے والے علم کو ظن کہتا ہے۔ ظن کا
طرف پھیر دیا ہے۔ محسوسات کی بات کرتے ہوئے
ظن سے
تھی اور حقیقت بعد الموت ہوگی۔ اس کا عقیدہ تھا کہ
حاصل ہیں۔ اور ہمیں حقیقت عظمیٰ تک نہیں پہنچنے دیتیں۔ ہم ان سے
ہیں گے۔ حقیقت سے اتنے ہی قریب پہنچیں گے۔ جتنا حقیقی علم تو ہمیں
ہے، جب روح جسم سے الگ ہوتی ہے۔ حسی وجود عقلی وجود سے
وجود اور عقلی وجود کے درمیان ایک خلیج حائل ہے، جس کو
ذریعے عبور کیا جاتا ہے۔ انہی چند صفحوں سے ظاہر ہے کہ افلاطون کی بات ایسی نہ تھی جو
مذاہب نہ کہتے ہوں۔ اس فرق یہ ہے کہ وہ اس سے بہت عقلی انداز میں
تھا۔(۹)

افلاطون کے فلسفہ میں ہمیں مندرجہ ذیل مسائل پر بحث ملتی ہے۔

۱۔ عین ذات خود

۲۔ عالم عین کا عمل یعنی فطرت

۳۔ عین بہ حیثیت فطرت کی انتہائی حالت یا خیر برتر ہے۔

(Metaphysica)

(Pure Being)

(Essence) (Substance)

Matter and Form

(Materia Prima) (Materia Secunda)

اس کے بعد ارسطو اور مغربی جدید اصطلاحیں استعمال کرتے ہیں۔ وقت

ہے۔ اس وقت تک یہ ہیں ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے ساتھ ساتھ

ہے۔ یہ ہیں ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے ساتھ ساتھ

ہے۔ یہ ہیں ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے ساتھ ساتھ

ہے۔ یہ ہیں ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے ساتھ ساتھ

ہے۔ یہ ہیں ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے ساتھ ساتھ

ہے۔ یہ ہیں ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے ساتھ ساتھ

(Prime Mover) ہے۔ یہ ہیں ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے ساتھ ساتھ

(ب) فطرت کا رومی نظریہ

(Anima or Vital Principle)

(Animus or Mind)

(Plutarch)

(ج) نوفلاطونی تصور:

ارسطو مابعد الطبیعیات سے بے تعلق تو نہیں ہو سکتا لیکن اس سے ساتھ یونانی فلسفے میں تین بڑی تبدیلیاں آئیں۔

۱۔ عالم وحدت کا اقرار تو باقی رہا، لیکن زیادہ توجہ عالم کثرت پر صرف ہونے لگی۔

۲۔ عالم وحدت پر غور کرنا ہو یا عالم کثرت پر، بحث کا مرکز انسان ہوتا ہے۔

۳۔ علم کا ذریعہ عقل انسانی کو بنایا گیا۔

ازمنۂ وسطیٰ کا تصورِ فطرت

ARCHIVE
http://Archivebeta.Sakhrit.com

(۱۴)

(St. Thomas Aquinas)

(۷)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہندا یہ [illegible] مقولہ" والا رجحان نمودار ہوا، اور اگلی چند صدیوں میں [illegible]
تھا۔ [illegible] چودھویں صدی میں فلسفیوں کے [illegible] ایک [illegible]
"حقیقت پسند" (Realists) [illegible] ہی حقیقی [illegible]
ہیں۔ [illegible] ہے پہلے [illegible] نہیں طرح [illegible] تھے لیکن یہ [illegible]
سے نیچے چل پڑے ہیں اور حقیقت سے [illegible] نہیں رہتے۔

غرض [illegible] پہلے طرف [illegible] ہی [illegible] تھے [illegible]
روحانی [illegible] طرف [illegible] اور [illegible] [illegible] ہیں [illegible]
انہوں نے [illegible] کی بنیاد [illegible] ہوتا ہے [illegible] صدی میں [illegible] سے [illegible]
[illegible] اور [illegible] چودھویں صدی [illegible] [illegible] تک [illegible] چلی [illegible]

فکر میں [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible]
آپ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [

[illegible] (۲۵)

[illegible] (۲۶) [illegible]

[illegible] اور اصلاحِ مذہب کی تحریک:

[illegible] (Reformation) کی تحریک [illegible]

(۲۷)

(٣٥)

(۳۱)

[illegible]

[illegible](۳۲)

اٹھارہویں صدی

دلدادہ رہے، جس نے آخران کا ساتھ نہ دیا۔

(Utopias)
Jonathan Swift
(Gulliver's Travels)
(Eldorados)

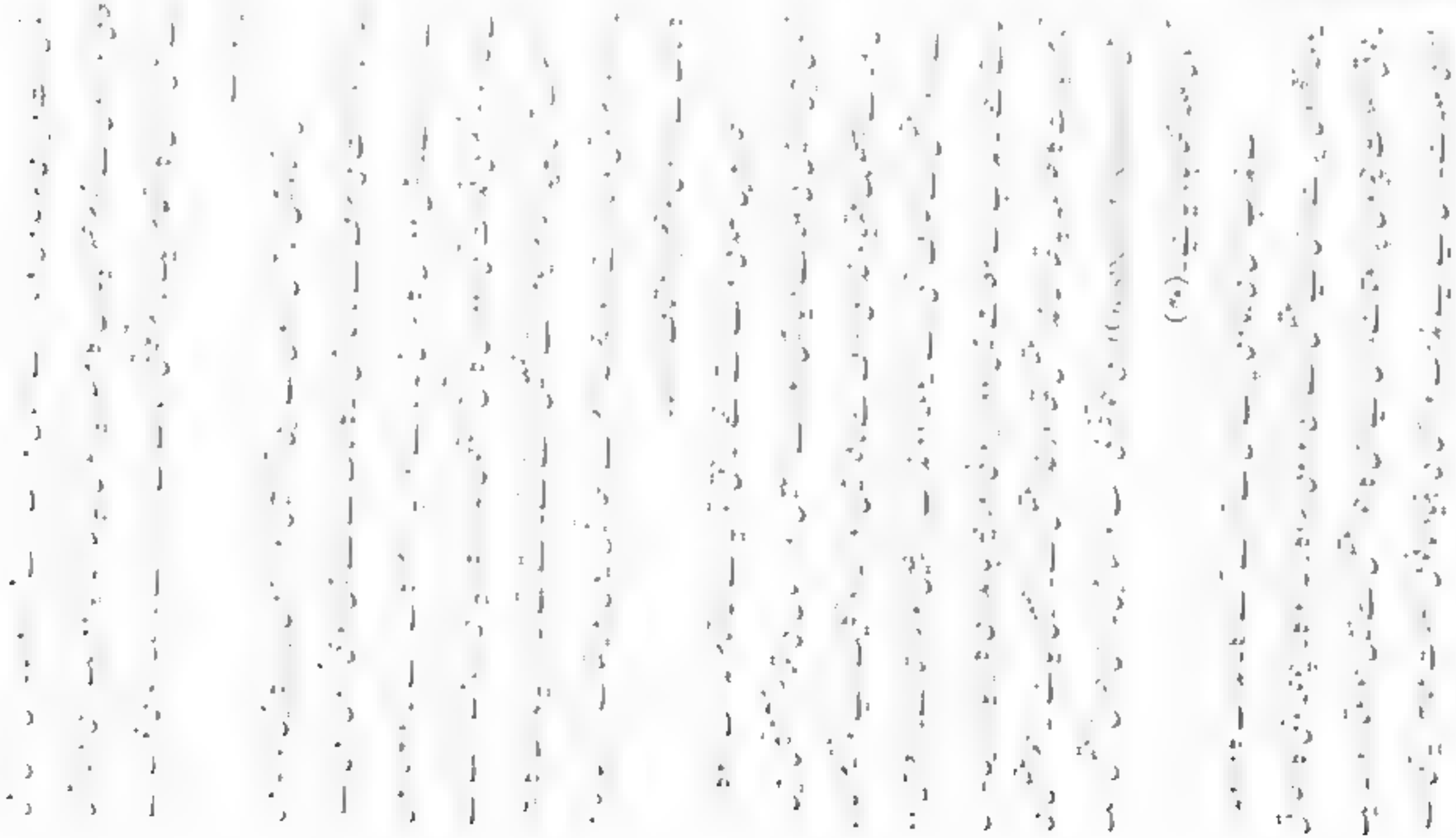

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(Natural Religion) ی قطرتی مذہب

(City of Men) جس کی نیاد

ہیں۔ اس کارٹیر کا نام خدا ہے۔

ان کی زبان کی ترجمانی "خدا پرستی" میں ہوتی تھی۔ یہ خدا پرست
ہیں سے تمام قومیں اور دیگر جیسائی فرقوں نے ایک چیز وجہ سے لیے
سکتی ہیں کہ ہیں ایسے ہیچے پیچے لوگوں خدا کا تصور دیا۔ لیکن یہ خدا
تصور ایسا تھا جس سے ہیچھا چھڑا سکتے۔ ایک ایسے خدا کا وجود سامنے آیا جس کی قدرت
کی حد سے تک محدود نہیں کی تھی۔ اس کی تمام صفتوں میں سے جو سے بڑی
تھیں سب سے عظیم لیکن بیک وقت مبہم صفت اس کے اعلیٰ ترین ہستی (Supreme

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تبدیل شدہ روش سے بہت سے فائدے حاصل ہونے لگے۔

قانون کے بارے میں [illegible] صدی [illegible] تھے کہ تمام
یورپ و [illegible] دنیا کو معلوم ہونا چاہیے کہ صرف ایک ہی قانون ہے جو [illegible]
[illegible] قانون کا سرچشمہ ہے۔ وہ ہے قانون فطرت (Law
of Nature) [illegible] فطرت کی قانون کی تعلیم تمام یورپ میں جلد پھیل گئی۔
اس تعلیم کی پہلی خوبی یہ تھی کہ قانون کو مذہب سے جدا کر دیا جائے۔ یعنی اب قانون و
مذہب سے کوئی سروکار نہ رہے گا۔ حتیٰ اس حد تک کہ مذہب اور عقل کی جہاں جہاں
مخالفت ہو سکے۔

(Cicero)، سیکا (Seneca)، اپکٹیٹس (Epictetus) اور مارکس اوریلیس (Marcus Aurelius) کے نام شامل کیے ہیں۔ بقول ہیونبر اس کام میں ازمنہ وسطیٰ میں ایک وقفہ تعزل کا آ گیا۔ جو کہ ایک جہات اور

(۴۳)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۴۴)

Bentham

(Original اولین عقل)

[illegible]

[illegible] ایک ایسا انقلاب پسند تھا جس نے پہلے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

(Methodism) کے عقائد

(Count Von Zinzendort)

(Romantic Movement)

(۳۲)

a Noavelle Helose

آواز اور ضمیر کی اندرونی [illegible] اخلاق کے ضابطوں [illegible] نہیں [illegible] ہیں۔(۴۷)

[illegible] ہوتا ہے لیکن معاشرہ اسے خراب کر دیتا ہے۔ [illegible] ہوں چونکہ اس عمر تک بچے کو اجازت ہوتی [illegible] ہدایات [illegible] جہاں [illegible] ہمیں علم ہے کہ "امیل" میں جو تصور یا مثال [illegible] "شریف وحشی" (Noble Savage) کی تھی، جو کہ معاشرے میں رہتے ہوئے بھی مکمل طور پر "فطری" تھا۔

"شریف وحشی" کا نظریہ، جو کہ تامس مور (Thomas Moore) [illegible] دریافت کے زمانے سے ابھرا، روسو کے زمانے کا ایک مثالی تصور تھا۔ اس وقت کے سفرناموں کے مطابق تمام امریکہ کے وحشی سونے اور چاندی سے نفرت کرتے تھے۔ وہ آزادی سے بھی خوشی جنگلوں میں رہتے تھے اور چھوٹے چھوٹے گروہوں میں مل جل کر زندگی بسر کرتے تھے۔ انہیں قوانین یا معاشرتی [illegible] کوئی سروکار نہیں تھا۔ ان کی زندگی [illegible] جبلت سے [illegible]

[illegible] ہوتے تھے "فطری آدمی" سے ترقی [illegible] تھے [illegible] ہیں۔ [illegible] اخلاق کے ضابطوں [illegible] نہیں [illegible] ہیں۔(۴۷)

[illegible] ہوتا ہے لیکن معاشرہ اسے خراب کر دیتا ہے۔ [illegible] ہوں چونکہ اس عمر تک بچے کو اجازت ہوتی [illegible] ہدایات [illegible] جہاں [illegible] ہمیں علم ہے کہ "امیل" میں جو تصور یا مثال [illegible] "شریف وحشی" (Noble Savage) کی تھی، جو کہ معاشرے میں رہتے ہوئے بھی مکمل طور پر "فطری" تھا۔

"شریف وحشی" کا نظریہ، جو کہ تامس مور (Thomas Moore) [illegible] دریافت کے زمانے سے ابھرا، روسو کے زمانے کا ایک مثالی تصور تھا۔ اس وقت کے سفرناموں کے مطابق تمام امریکہ کے وحشی سونے اور چاندی سے نفرت کرتے تھے۔ وہ آزادی سے بھی خوشی جنگلوں میں رہتے تھے اور چھوٹے چھوٹے گروہوں میں مل جل کر زندگی بسر کرتے تھے۔ انہیں قوانین یا معاشرتی [illegible] کوئی سروکار نہیں تھا۔ ان کی زندگی [illegible] جبلت سے [illegible]

ہوا۔ ۱۷۷۶ء میں ایڈم سمتھ (Adam Smith) نے اپنی [illegible] کے بارے میں [illegible] (An Inquiry into the Nature and Causes of the Wealth of Nations) [illegible] کے خیال میں [illegible] (Invisible Hand) کا تصور آتا ہے جس میں ہر فرد اپنی [illegible] کے لیے [illegible] معاشرے کی بھلائی۔(۳۸)

[illegible] ہر جگہ [illegible] یہ وہی یقین تھا جو پہلے ویریس، ٹیچر اور [illegible] فطرت باوجودیکہ بے ربط اور کبھی کبھی بے ترتیب نظر آتی ہے۔ [illegible] معقول اور منظم ڈھنگ سے چلتی ہے۔ بلند ترین فکری سطح پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ [illegible]

انیسویں صدی:

(A great machine) ہے اور پیلے اعتراض

(Natural World) کی حالت ہے یعنی جتنا آپ اس پر غور

فطرت اور کائنات کے بارے میں اٹھارہویں صدی میں عام تھیں ان کی بنیاد

(Natural Theology) ہے۔

پے لی کی کتاب "فطری دینیت" عمدگی سے لکھی گئی تھی اور اس میں ایک عام

فہم قسم کی پارسائی (Commonsense Piety) جھلکتی ہے۔ اس سے کئی معتقدوں کی

اس زمانے میں تسکین بھی ہوتی تھی اور خاصا کچھ اس سے نقصان بھی نہ پہنچتا تھا لیکن

حقیقت یہ تھی کہ اس سے انسان کے گہرے روحانی اور دلی تصورات اور شوق کی تسکین

نہیں ہوتی تھی۔ اگر "فطرت" ایک بہترین طرح سے بنائی ہوئی مشین ہے تو یقیناً خدا

ایک اعلیٰ میکینک بن جاتا ہے۔ اس طرح سے اٹھارہویں صدی کی عقلی دینیت

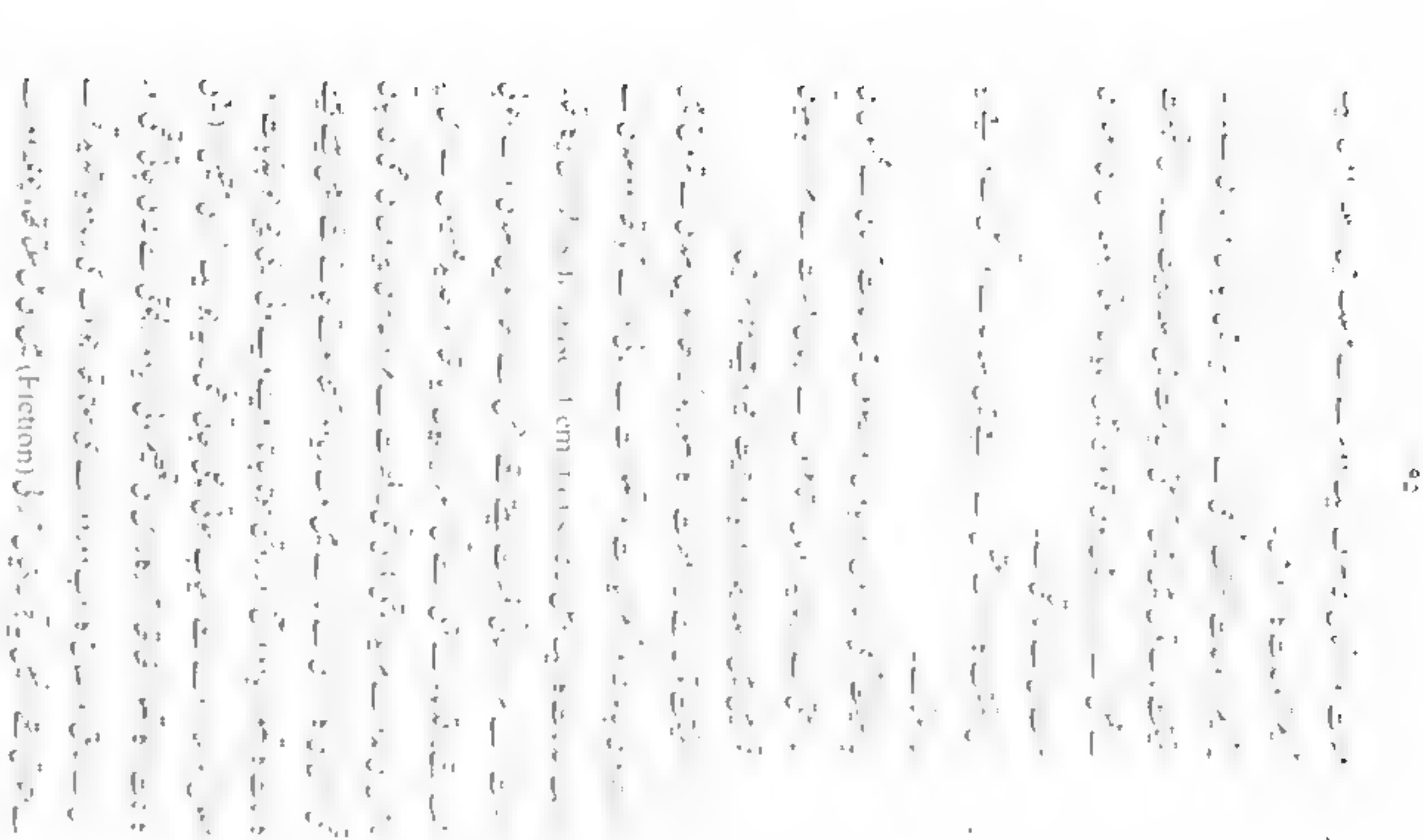

(Primary laws of our nature)"

(Graham Hough)

Romantic Poets)

(۴۹)"

(Pantheism)

شیلی (Shelly) کی نظم (Adonais) میں ملاحظہ ہو۔

"He is made one with nature: there is heard His
voice in all her music, from the moan of thunder to the
smile of night's sweet. He is a presence to be felt and known
in darkness and in light, from herb and stone, spreads over and
where'er that Power may move ..."

(ترجمہ) وہ فطرت سے ہم آہنگ ہے: اس کی سریلی
فطرت کی ہر لے میں سنائی دیتی ہے، گرج
کی پکار سے لے کر بلبل کے گیت تک

(Analogy) پر ہے۔

(۵۰)

[illegible]

[illegible]

فلسفہ ۔۔۔ ڈھونڈنے کا بھی ہے، یعنی کہ انسان کی بہتری کے لیے [illegible] جن سے انسان کی مرضی (Will) انسانی افعال میں [illegible] نے اسے بنایا ہے، اسی طرح انسان میں بھی [illegible]

اسی طرح جب لفظ فطرت انسان کے سلسلے میں استعمال ہوتا ہے [illegible] تھے۔ اس [illegible] طرز کا [illegible] تھے جن [illegible] تھے جن [illegible] تحریروں میں فطرت کے ایسے معنی بھی ملتے تھے جن کا تعلق معاشرے میں رائج [illegible] مخصوص تمدن جو [illegible] سے تھا۔ [illegible] اس کے پس پشت ایک مذہب اور فلسفہ کی روایت ہے جس کا ہم حوالہ دے چکے ہیں۔

(Species) ن

(Evolution) کے اصول پر

ہے۔ طاقت کے بل پر ہی ہر جگہ اپنا نظام کرتی ہے ہم مختلف اصولوں کا پتہ

(Law of Evolution) تشکیل پاتا ہے اور انہی اصولوں کے تحت

(۵)

(Easy-going Patriotism)

بیسویں صدی کے سائنسی اور کائناتی نظریے:

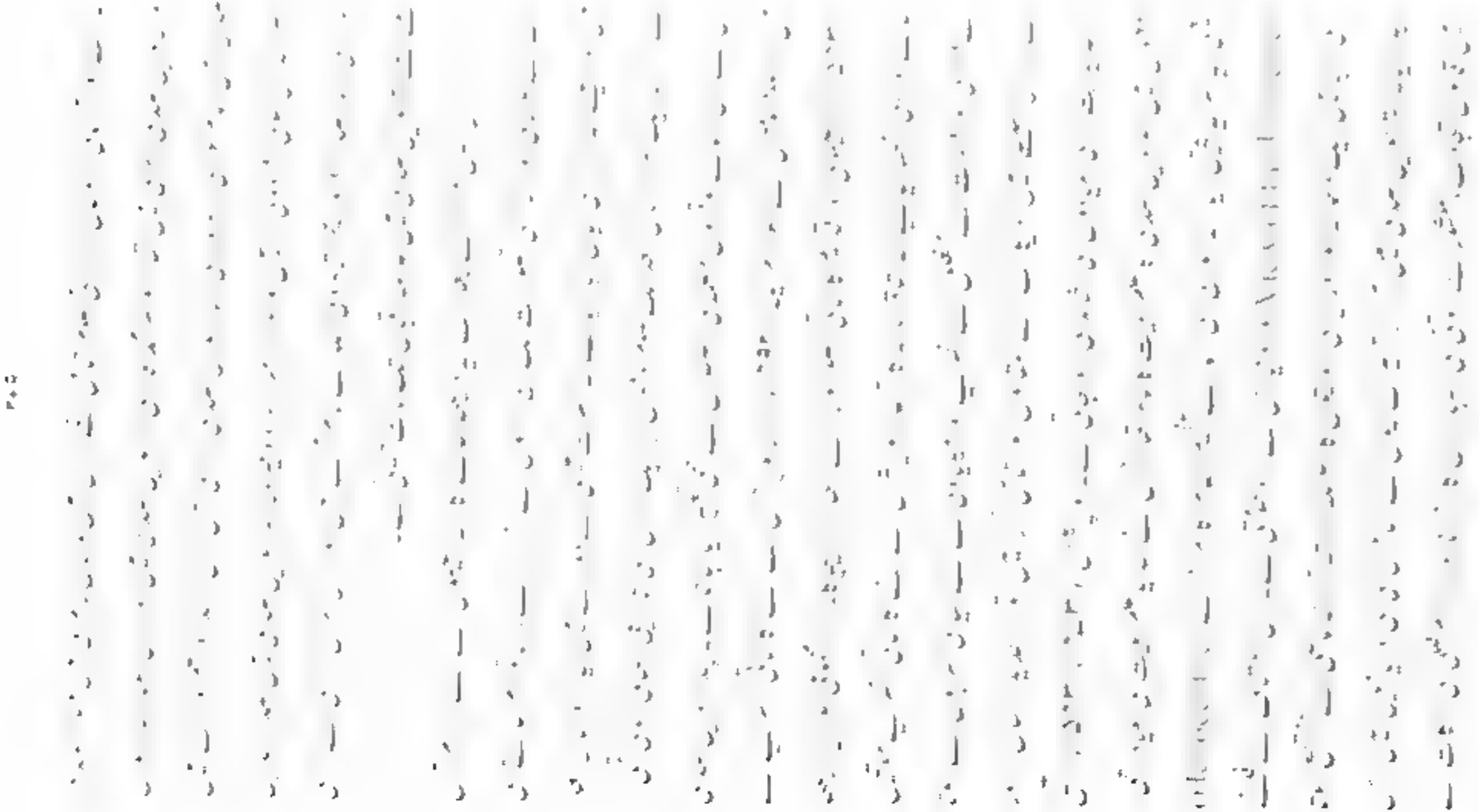

قطعی (Deterministic) نہیں بلکہ شماریاتی یعنی Statistical ہو جاتے ہیں۔"(۵۴) اسی کو پال

Paul Davies نے بھی تسلیم کیا ہے۔

Sir James Jeans

(Exact) سائنس کی ایک اٹل (۵۵)

(Events) واقعات

(Happenings) واقعات

Facts واقعات

چین میں فطرت کا تصور:

(Substance)

Natura Naturata اور Natura Naturans

(Becoming)

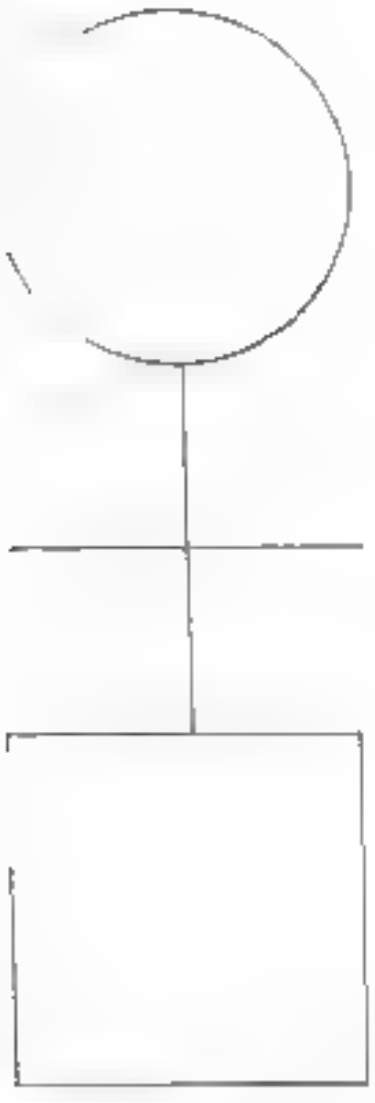

(۱۵۹)

(٦٢)

(Rational Theolog

(۲۴)"

(۲۵)

...ندوں کا تصورِ فطرت

(۲۶)

(۲۷)

(۲۸)

(۲۹)

(Nature) فطرت

(Spontaneous)

(۵۳-۵۳ص)

(صفحہ ۵۳-۵۴) اس کے

(صفحہ ۵۵)

(صفحہ ۵۵ فٹ نوٹ ۱) ہندوؤں کے اس تصور کے

De Divisione Naturae میں کی

(Naturalism) بن جاتی ہے لیکن دہریت (Duality) سے دجودیت

(۷۹)

(۸۰)

(۸)

اسلام میں فطرت کا تصور:

طبع

طبع

طبعت

گیا ہے

على غير الفطرة التى فطر الله محمدا صلى الله عليه وسلم (متفق عليه باب الوضوء)

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر من الفطرة (مشكوة كتاب الطهارة)

خلاصۂ بحث

I *Book of India* Edited by B N Pand

(a) *Copleston*, Fredrick W Aquinas and *A History of Philosophy* (Greek Period)

(b) Knowles, David, *The Evolution of Medieval Thought*

(c) Left, Gordon, *Medieval Thought*

(d) Rex, Warner, *The Greek Philosophers*

(e) Russel, Bertrand *History of Western Philosophy*

(f) Stace, W., *A Critical History of Greek Philosophy*

(g) Vignaux, Paul, *Philosophy in the Middle Ages*

no l (۱۸) Ibid p ۳۰

Le Grand Jemand to Jean Gerson Gilbert and Paris p ۲۹۸

Ibid p ۳۰۰

Irwin Edman Boilack *History of Empedocles* translated Introduction

Les Presocratiques and *Introduction* by Reinhardt p ۳

Chapter 2 Book I Metaphysics by Aristotle

Chapter 3 Book IV Metaphysics by Aristotle

Lewis Stevenson *Social Theories* Nas p ۳۰ Notes

The Development of Western Thought by David Knowles p ۲۰۰

Ibid p ۲۰۱ to ۲۰۲

Reformation *Source Book of Medieval Sources* Compiled p ۲۶۶

[illegible]

David Knowles *The Evolution of Medieval Thought*

Gordon Leff *Medieval Thought*

Paul Vignaux *Philosophy in the Middle Ages*

F C Copleston *Aquinas*

David Knowles *The Evolution of Medieval Thought* p ۱۰۰

Ibid , p ۶۰ ۶۳ (۱۹) Ibid , p ۴۸

Ibid , p ۴۸

F C Copleston, *Aquinas Penguin Books*, p ۸۵-۸۶

Ibid , p ۱۳۲

Gordon Leff *Medieval Thought* p ۱۵۲ and ۱۶۲

Knowles, *The Evolution of Medieval Thought*, p ۳۲۲-۳

Ibid p ۳۲۸

Paul Vignaux, *Philosophy in the Middle Ages* p ۱۷۲

(۲۸) [illegible] ص ۱۹-۲۰۔

E M W Tillyard, *The Elizabethan World Picture*

(۲۹) Ibid , p ۲۳-۲۴ Ibid , p ۷۸

Ibid , p ۸۳

(۳۱) ''مغرب کی عقلی روایت'' ص ۹۳۔

J Bronowski and Bruce Mazlish, *The Western Intellectual Tradition*

John F Danby, *Shakespeare's Doctrine of Nature*, p ۱۶

(۴۰) Theodore Spencer, *Shakespeare and the Nature of Man*

(۴۱) K.G.C. Knox, *The Ideal of Nature of Man*

(۴۲) [illegible]

(۴۳) [illegible]

(۴۴) [illegible]

(۴۵) Ibid, p 264-65

(۴۶) Ibid, p 24-25

(۴۷) [illegible]

(۴۸) Ibid, p 67

(۴۹) Ibid, p 220

(۵۰) Ibid, p 24-25

(۵۱) Ibid, p 224

(۵۲) [illegible]

(۵۳) Ibid, p 67

(۵۴) Ibid, p x

(۵۵) Ibid, p 220

(۵۶) Ibid, p 168

(۵۷) Ibid, p 56

(۵۸) [illegible]

(۵۹) [illegible]

(۶۰) [illegible]

(۶۱) L.C. Knights, *Some Shakespearian Themes and An Approach to Hamlet*

(۶۲) Sir Paul Harvey, *The Oxford Companion to English Literature*, p 774

(۶۳) "مذہب اور سائنس" اسلام کا عہد جدید، مقدمہ، ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی، ص ۸-۹۔

(۶۴) ایضاً، ص ۲۰۔ (۶۵) ایضاً، ص ۲۴-۲۵

(۶۶) "مذہب اور سائنس" میں مولانا مودودی کا نقطۂ نظر ("قرآن شریف جو پوری کائنات کو ایک بند کتاب سے کہ سائنس کو بالآخر یہی تو نہیں کہنا پڑ رہا ہے" ص ۱۷۸)

(۶۷) "مذہب اور سائنس" ص ۲۸-۱۶۹۔ (۶۸) ایضاً، ص ۲۲۵

(58) Rene Guenon, *La Grande Traide* p 164 165

(59) Ibid , p 165 (60) Ibid p 52

(61) Ibid , p 39 40 (62) Ibid p 41 42

(63) Ibid , p 121 (64) Ibid p 160 162

(65) Ibid , p 162 163

(66) Heinrich Zimmer, *Myths and Symbols in Indian Art and Civilization*, p 25

(67) Ibid , p 54-55 (68) Ibid , p 116

(69) Ibid p 119 (70) Ibid p 123

Ibid p 152 (72) Ibid p 156

Ibid , p 152 (74) Ibid , p 203

Ibid , Footnote of p 264 (76) Ibid , p 135

Ibid , Footnote on p 135 (78) Ibid , p 40

(79) Ibid , p 25 26

(80) Rene Guenon, *La Grande Traide*, p 21

(81) Ibid , p 22

(۸۲) ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

باب ششم

سرسیّد اور حالی کا نظریۂ فطرت

فطرت کی تعریف

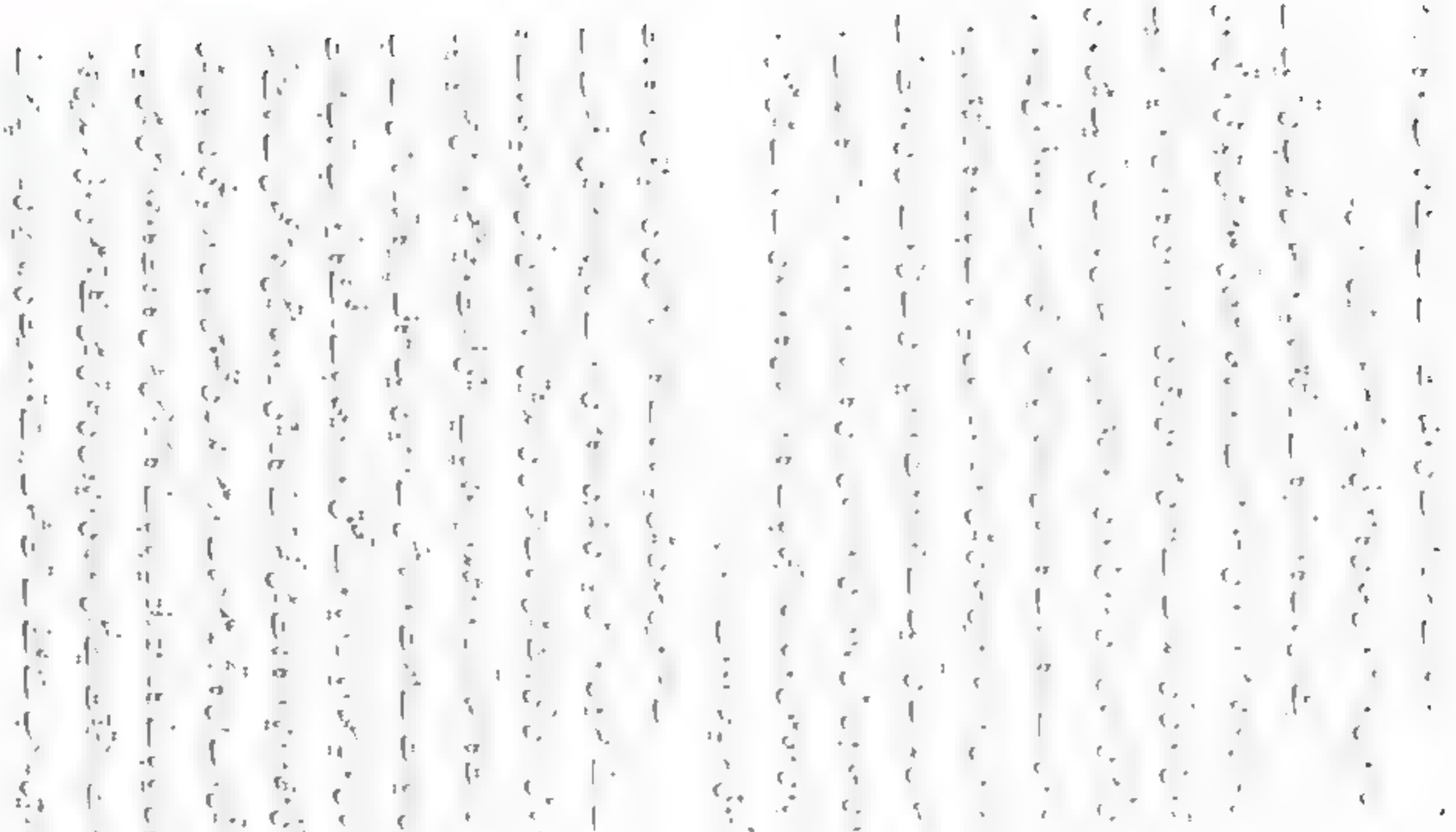

(۴)

(۵)

(۲)

(۳) جب تک علت موجود بالفعل نہ ہو معلول بھی موجود بالفعل نہ ہوگا۔

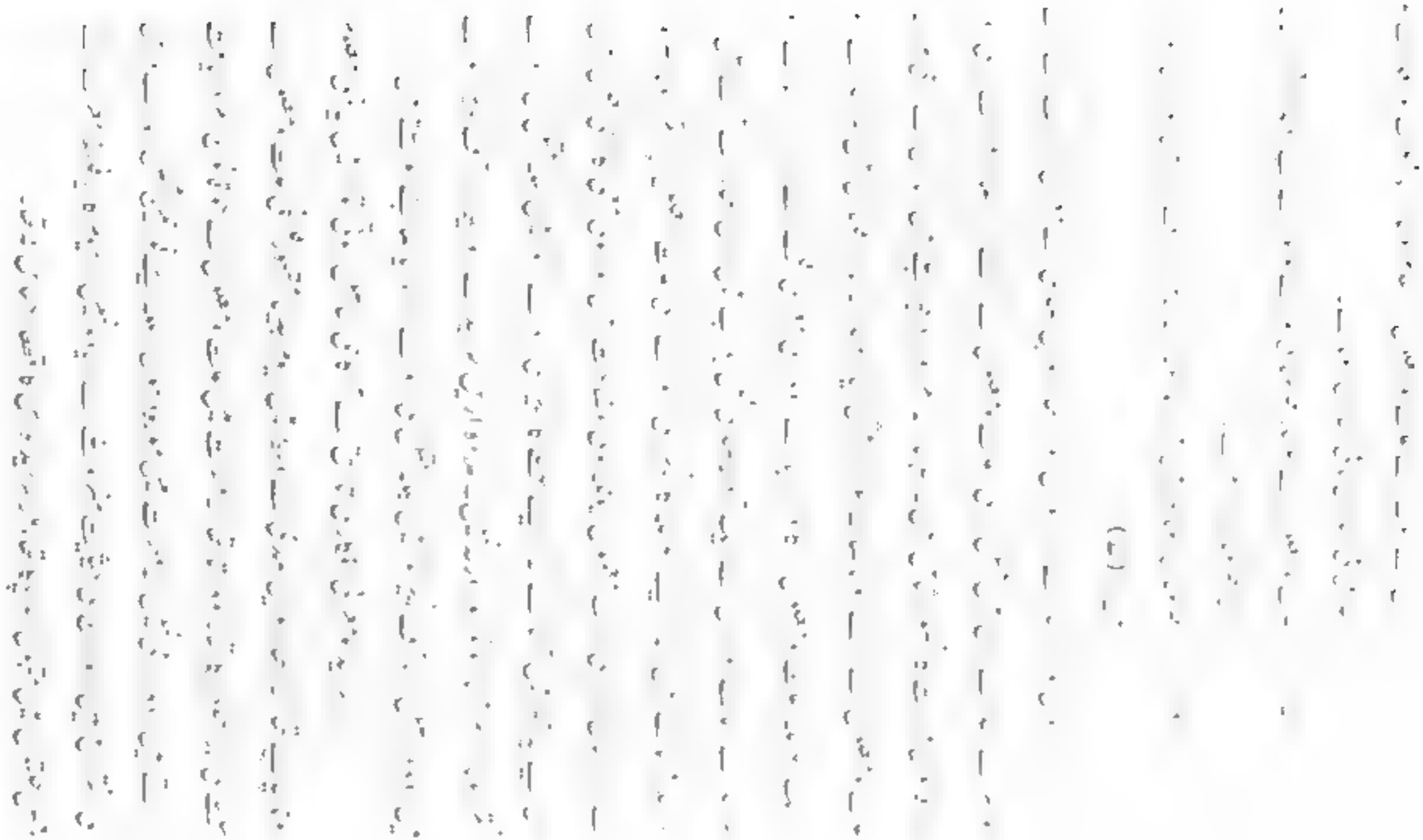

لا تبديل لخلق الله ذلك الدين القيم

ہے۔" (سورۃ روم) شاہ ولی اللہ نے بھی اس سے یہی مفہوم اخذ کیا ہے

دین خدا کیا ہے۔

لا اسلام هو الفطرة و الفطرة هي الاسلام

جناب سرسید کے نظریۂ فطرت سے متعلق تفصیلی بحث کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ان کے نظریۂ علم (Closed System) پر بحث کی ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے (۱۷) سے اقتباسات پیش کیے ہیں۔ ان اقتباسات کے بعد ڈاکٹر صاحب نے سرسید کے نظریۂ علم کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ (۱۸) سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ سرسید کے نظریۂ علم کا ماخذ کیا ہے۔

جہاں تک ڈاکٹر صاحب کا سرسید کی بات پر اعتراض ہے کہ ان کے نظریۂ علم کا ماخذ کیا ہے۔ سرسید تو ایمان بالغیب کا مطالبہ کیا ہے۔

فطرت کے خلاف نہیں معلوم ہوتی۔"(۲۱)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۲۵)

(۲۶)

(۲۷)

(۲۸)

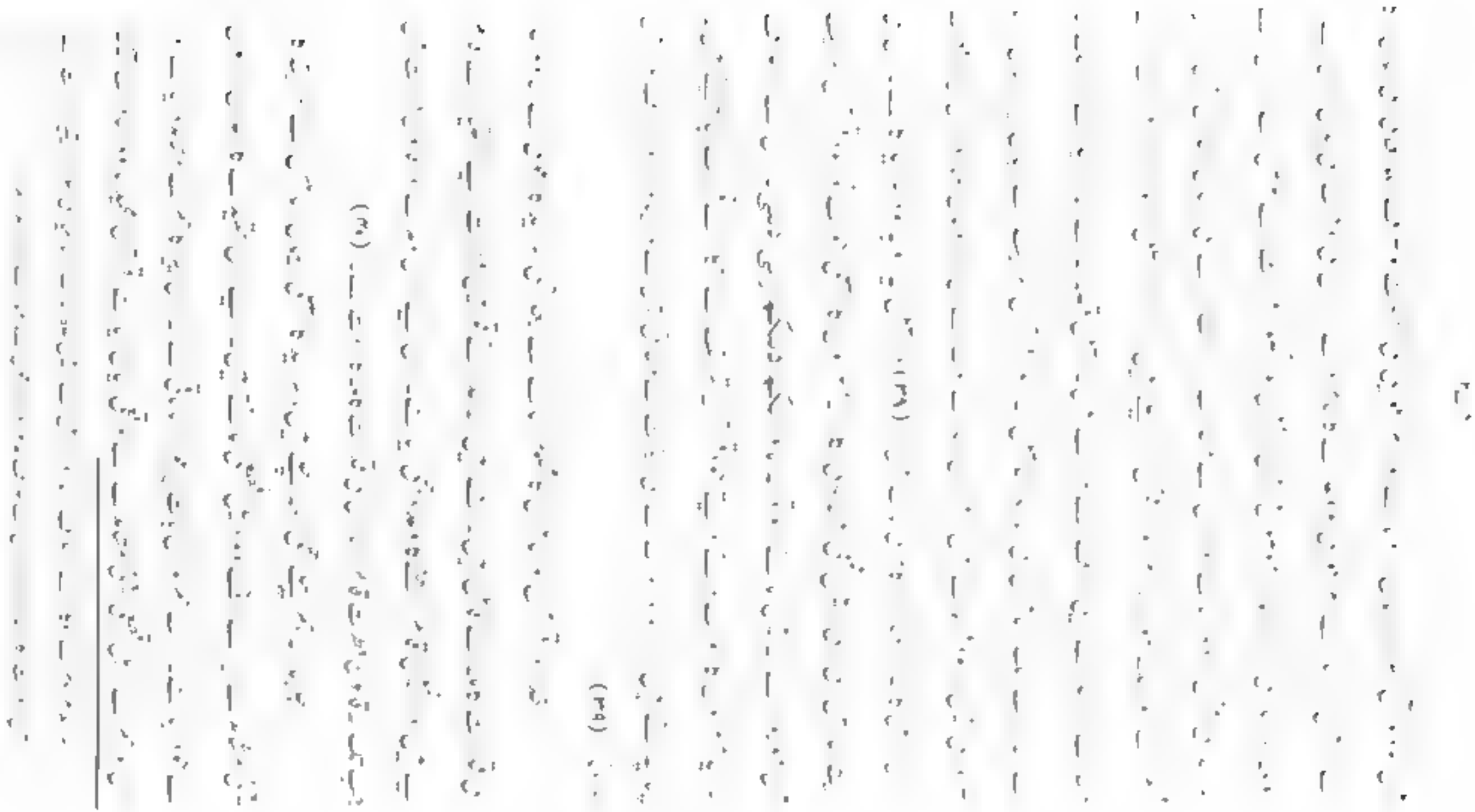

(۴۸)

(۴۹)

(۵۰)

(۵۱)

(۵۵)

(۵۶)

(۹۲)

(۶۴)

(۶۵)

(۶۶)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(٤٣) Samuel Smiles, *Self-Help* (London: John Murray, 1859), p. 1.

(٤٤) [illegible]

(٤٥) [illegible]

(۸۰)

(۸۱)

(۸۲)

(۸۳)

(Anagogical)۔

(Misanthropy)

(۹۵)۔ ہے (The Sub ime) ۔

(Sublime) ۔

(Analogy) ۔

(Mysticism) ۔

(۹۶)

جس میں شعر کہا گیا ہے۔ کیونکہ ہر زبان کی
حکم رکھتے ہیں۔(۹۷) ان الفاظ سے کوئی معنی خیز بات
ولی ہے بلکہ بے طور پر "فطرت"
ھبرایا ہے۔

ہمدردی، انفرادی آزادی اور افادیت پسندی وغیرہ

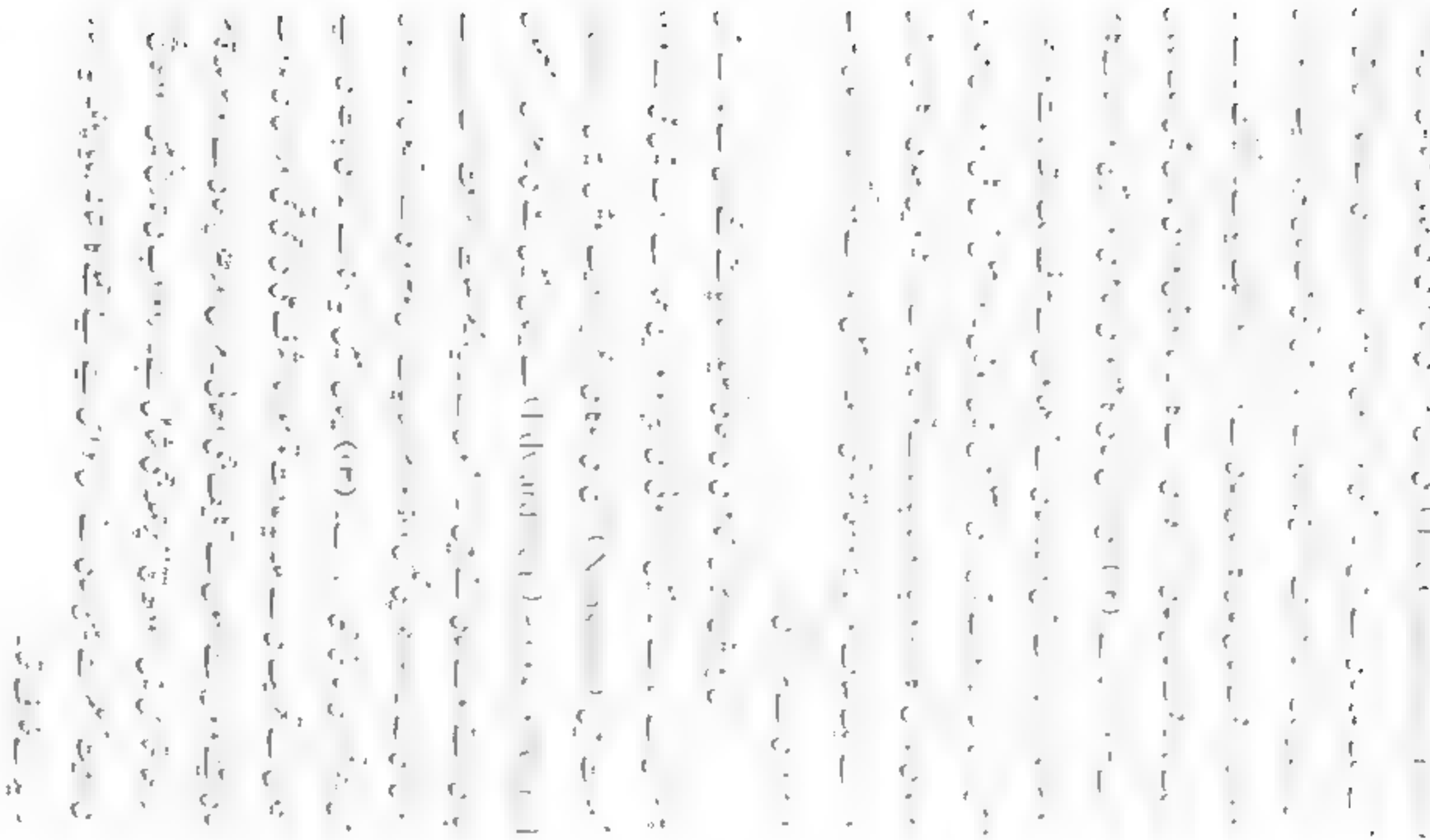

(۱۱۵) ... سید محمد محرم ۲۹۲ھ ... رسالہ تہذیب الاخلاق میں

(۱) برطانیت (۲) تقلید امید (۳) حب الوطنی اور (۴) مذہب و قرآن کی تصدیق

حواشی:

(۱) مقالات سرسید، حصہ دوم، ص ۱۱۔ (۲) مقالات سرسید، حصہ [illegible]

(۳) ایضاً ص [illegible]۔ (۴) ایضاً ص ۹۵۔

(۵) مقالات سرسید، حصہ چہارم، ص ۶۲۔

(۱۰۴) Paul Rosenberg *Le Romantisme Anglais*, p. 93

باب ششم

سرسید اور حالی کے نظریۂ فطرت کا
بعد کی تحریکوں پر اثر

(۱)

(۲)

ہے۔ (رشید حمد)

(٥)

(٢)

(۵)

(۱۰)

(۲)

(۳)

Self Help by Samuel Smiles

(۴)

E.F.I. Graham

تابیات

[illegible]

[illegible]

☆ "مضامین حالی"

☆ "[illegible]"

☆ "رحم و انصاف"

☆ "[illegible]"

☆ "[illegible]"

☆ "دیوان حالی"، کتب خانہ علم و ادب، کراچی

☆ "چپ کی داد"

☆ "رباعیات حالی"

BIBLIOGRAPHY

Arberry, A J — *Revelation and Reason in Islam*

Azad, Abul Kalam — *India Wins Freedom* 1959, 1988

Aziz Ahmad — *Islamic Modernism in India and Pakistan (1857-1964)*, Oxford University Press Karachi, 1967

Babbit, Irving — *Rousseau and Romanticism*

Baljon J M S — *Modern Muslim Koran*, Interpretation and the Reforms and Religious Ideas of Sir Syed Ahmad Khan Leiden, 1961

Beale, Thomas W. Francis and Keene Lewis George	*In Quest of Bruce, a Great Dictionary*
Besant, A.	*Four Indians, Gandhi and Three Indian Heroes for Freedom*
Bokhari, Zafar Ali	*A Study of International Law* (A thesis submitted for the Degree of Ph.D. at the University of Liverpool)
Bontowski, Lund Myrdin-Bruce Buckhurst, Miss Bureau of Composition Compilation and Translation, University of Karachi	*the Bureau for Intellectual Education*, Pergamon Books Maidenes, Great Britain, 1963 *An Introduction to Safe Practice* *A Dictionary of Pharmaceutical Terms*
Butterfield, H. and Daiches, D.	*The Origins of Modern Science* *Aids to Medieval Culture and History of the Indian Independence*
Chaudhri, Muhammad A.	*The Emergence of Pakistan*, Columbia University Press, New York and London 1967
Collingwood, R.G.	*The Idea of Nature*, Oxford Clarendon Press, 1965
Copland, I.M.	*Before and After Socrates*
Coomaraswamy, A.K.	*Hinduism & Buddhism, Eastern and Western Conceptions of Arts and Dance of Shiva*
Copleston, Frederick C. W.	*A History of Philosophy*, (Greek Period) Penguin Books, London 1955
Darby, John L.	*Shakespeare's Doctrine of Nature*
Dar, B.A.	*Religious Thought of Sayyid Ahmad Khan*
Department of Social Studies, North Carolina State College, N.C., U.S.A.	*Reading for Contemporary Civilization*
Einstein, Albert	*Essays in Science*
Eliot, T.S.	*Four Quartets*
Emerson, R.W.	*Essays Poems, Apothegem*
Farquhar, J.N.	*Modern Religious Movements in India*, Macmillan & Co., London 1929
Faruqi, Z.H.	*The Deobant School and the Demand of Pakistan*
Gankovsky, Yu. V. & Polonskaya, L.R. Gordon	*A History of Pakistan (1947-1958)*, Peoples Publishing House, Lahore
Gilchrist, J.B.	*Translation of Nauda's Verses*

[illegible]	*The Life and Work of Sir Syed Ahmad Khan* Oxford University Press, Karachi 1974 (reprint)
[illegible] B L & Sethi R R	*Studies in Modern Indian History* Chand & Co New Delhi 1965
[illegible] Rene	*Symbolism of the Cross* Man and the becoming according to the Vedanta London Rider and Co 1975
Hamilton Edith Hamilton [illegible]	*The Greek Way* *The [illegible] of [illegible]* *The 17th Century* Plutarch Selection with Introduction and Commentary
Hasan A , Mrs Meer Hazard Paul	*Muslim [illegible]* *European Thought in the 18th Century* Penguin Books, Great Britain 1954
Heisenberg W Hough, Graham	*Nuclear Physics* *The Romantic Poets* Arrow Books London, W 1 Ore Arrow Edition 1958
Iqbal, Muhammad	*Reconstruction of Religious Thought in Islam*, (Saced Edition), Institute of Islamic Culture
James D G Karandikar, M A	*Dream of Learning and Romantic Quest* *Islam in India's Transition to Modernity* Fasem Publishers, Karachi
Kirchner, Walter Knights L C	*Western Civilization in Crisis* *Some Shakespearean Themes and An Approach to Hamlet*, Penguin Books Aylesbury Bucks, (Peregrine Books, 1960)
Knowles, David	*The Evolution of Medieval Thought* Longman, London, 1965
Leff Gordon	*Medieval Thought*, Penguin Books London 1958
Lucretius	*De Rerum Natura*
Maritain, J	*Three Reformers*, A preface to Metaphysics and An Introduction to Philosophy
Massignon, Louis	*The Idea of Nature in Islam and Essays in Eranos Yearbook*, Volume on "Spirit and Nature"
Menon, V P Mujeeb, M Nasr, Hussain	*The Transfer of Power in India* *Indian Muslims* *Three Muslim Sages*, Islamic Cosmological Doctrines, and Islamic Studies, Sufi Essays The Encounter of Man and Nature
Pandey, B N (Editor)	*A Book of India*, Collins London & Glasgow 1965
Plato Qadir Shaikh Abdul	*Dialogues* *The New School of Urdu Literature*

۶۱	Rahmat Ali Chaudhry	*Now or Never*
۶۲	Rai Lajpat	*The Arya Samaj*
۶۳	Rex Warner	*The Greek Philosophers*
۶۴	Rousseau Jean Jacques	*The Confessions*
۶۵	Russell Bertrand	*The Impact of Science on Society, History of Western Philosophy*, George Allen & Unwin, London, 1948
۶۶	Santayana	*Three Philosophical Poets*
۶۷	Sarkar Jadunath	*Fall of the Mughal Empire*
۶۸	Schuon, Frithjof	*Understanding Islam*
۶۹	Shakespeare, William	*The Complete Works*
۷۰	Shapley, Harlow Rapport Samuel, and Wright Helena)	*A Treasury of Science*, Harper & Press New York, 1958
۷۱	Sharif, Mohd Ed	*History of Islamic Philosophy*
۷۲	Shushtery, A M A	*Outlines of Islamic Culture*, Sh Muhammad Ashraf Lahore, 1966
۷۳	Sleeman Sir W H	*Rambles and Recollections of Indian Official*
۷۴	Smiles Samuel	*Self Help*, Sphere Books Ltd., London 1968
۷۵	Spear, Percival	*A History of Modern India*, Penguin Books, 1971, Middle Essex England
۷۶	[illegible]	[illegible] Lectures 1942, New York, The Macmillan Co., 1942
۷۷	Stace, W	*A Critical History of Greek Philosophy*, Hememan & Co., London, 1953
۷۸	Syed Amir Ali	*The Spirit of Islam*
۷۹	Thapar, Romila	*A History of India (Vol II)*
۸۰	Tillyard, E M W	*The Elizabethan World Picture*, Penguin Books, London, 1970
۸۱	Vignaux, Paul	*Philosophy in the Middle Ages*, Meridian Books, New York 1962
۸۲	Weitbrecht	*Indian Islam and Modern Thought*, S Church Congress, 1905
۸۳	Whitehead, A N	*Science and the Modern World* [illegible] Penguin Books, 1967
۸۴	Wordsworth, William	*The Complete Works*
۸۵	Yusuf Ali	*A Cultural History of India*
۸۶	[illegible] Herrich	*Myths and Symbols in Indian Art and Civilization*, 1962

اشاریہ

آ

ا

ب

ح

۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۲، ۳۱۳ـ

۹ـ ۷۹، ۱۰۱، ۴۲ ...

۹۳، ۹۴، ۹۱، ۹۰، ۸۸ ۸ـ ۸۴، ۸۵

۵۲ ۵۱، ۵۰، ۹۴، ۹۸، ۹۹ـ ۹۲، ۹۵

۴۵ ۲۵۴، ۲۵۵ ۱۹۹، ۵۰۱، ۱۰۳

۲۸۲ ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷ـ ۲۸۹، ۲۹۰

۲۹۳، ۲۹۰، ۲۸۹، ۲۸۸، ۲۸۶، ۲۸۵

۲۹۹ ۲۹۸، ۲۹۷ـ ۲۹۶، ۲۹۵

۳۱۱، ۳۰۶، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۱

۳۰۹، ۳۱۶، ۳۱۵ـ

۳۱۹، ۳۱۵، ۲۹۸ ...ائی ـ

... ۴۹ ...

۳۱۴، ۳۳، ۳۲ ... ـ

د

دارا ۴۲ـ

داغ، نواب (اُستاد) ۸۲، ۸۴ـ

دوارکا ناتھ ٹاگور ۵۲ـ

... شاہ مرقندی ۹۰ـ

... ۱۰۰ـ

دیندرا ناتھ ٹاگور ۵۴، ۵۵ـ

دیکارت (ڈیکارٹ) ۱۴۲، ۱۵۱، ۱۵۵، ۱۵۶

چ

چراغ علی، مولوی ۲۲، ۸۶، ۳۱۸ـ

ح

... ۹۹، ۱۰۶ـ

... ۱۱۹ ۱۹۱ـ

... (مراد آبادی) ۲۹۸ـ

... افغانی، سید ۷۳ـ

... ... (سید کا خطاب)

... ۳۵ـ

... ۴۴ ۱۰۱ـ

ج

... ۱۲ ... ۳۱۹

... ۲۰۰ـ

ج

... ۹۹، ۱۰۶ـ

... ۱۹۱ـ

... (مراد آبادی) ۲۹۸ـ

... افغانی، سید ۷۳ـ

... ... (سید کا خطاب)

... ۳۵ـ

... ۴۴ ۱۰۱ـ

چ

چراغ علی، مولوی ۲۲، ۸۶، ۳۱۸ـ

ز

ژ

س

ش

ص

ض

ط

ظ

ع

غ

ف

ق

ک

گ

ل

م

ن

و

ہ

ی

ز

زمخشری، علامہ ۳۰۲۔

ع

عبدالباسط (ایڈیٹر ایسوسی ایٹڈ پریس) ۳۰۹۔

عبدالرحمٰن، مولوی ۲۲۔

عبدالحق، ڈاکٹر، مولوی ۳۵، ۵۰، ۸۳، ۹۱، ۱۰۵، ۱۰۶۔

عبدالعزیز، مولوی، شاہ ۵۸، ۶۰۔

عبداللہ، شاہ ۳۰۔

عبداللہ، سید گم ۱۰۵۔

عراقی پاشا ۴۰۔

عراقی ۹۶۔

عسکری، محمد حسن ۹۸، ۱۰۲۔

عطاء اللہ شاہ بخاری ۳۱۹۔

علی، حضرت ۷۹۔

عمر، حضرت ۷۹۔

عمر الدین، پروفیسر ۲۵۹، ۲۹۱۔

عیسیٰ، حضرت ۵۱، ۵۴، ۱۲۴۔

غ

غالب، اسد اللہ خاں ۳۷، ۹۲، ۸۶، ۹۶، ۱۰۱، ۱۰۲، ۳۰۲، ۳۰۶، ۳۱۴، ۳۱۶۔

غزالی، امام ۷۷، ۲۰۹، ۲۶۴۔

غلام حیدر زماں، حکیم ۷۱، ۷۲۔

ف

فاطمہ، بی بی ۲۰۹۔

فرحت، مولوی ۳۰۔

فضل حق، مولانا ۳۰۲۔

ق

قاسم، محمد ۹۰۔

قدیر، عبدالقدیر ۹۱، ۲۰۵۔

قریشی، سید احمد (سید احمد دہلوی) ۲۱، ۲۲۔

قریشی، سید ۷۱۔

قریشی، سید محمود ۲۹، ۳۱، ۳۲، ۳۵۔

قریشی، سید نور ۷۱۔

قریشی، سید وحید ۲۰۹۔

ش

شبلی نعمانی، علامہ ۹۲، ۸۶، ۸۹، ۹۷۔

شرر، مولوی عبدالحلیم ۲۲، ۸۰۔

شریعت اللہ، حاجی ۹۱۔

شعائی ۳۰۳۔

شور، سربان ۵۹۔

شوستری ۶۰، ۶۱۔

شیفتہ، نواب مصطفیٰ خاں ۸۶، ۸۸۔

شیخ سعدی ۱۲۹، ۱۵۲، ۲۰۳، ۳۰۳، ۳۰۵۔

شیلے (شیلی) ۹۵، ۱۹۸، ۳۱۷۔

ص

صدرا، ملا ۲۰۹۔

صہبائی، مولوی امام بخش ۴۰۔

صہبائی، مولانا ۸۰۔

ط

طفیل احمد منگلوری، سید ۵۷، ۱۰۵۔

ظ

ظفر علی خاں ۳۰۲۔

ف

فاروق، ابو نصر محمد ۲۰۹۔

فانی (جہانگیری) ۲۹۸۔

فراق گورکھپوری ۳۱۵۔

فردوسی ۱۸۷، ۹۲، ۲۰۹۔

فیض احمد فیض ۳۱۴، ۳۱۵۔

فیضی، حاجی ۳۱۴۔

ق

قاسم، ابوالقاسم محمد ۵۹، ۲۳۷، ۲۷۷، ۳۱۳، ۳۱۸۔

ک

کاتب ۲۰۵۔

کارواس، ڈاکٹر ۵۹۔

کیٹس ۲۵۔

کشمیری، ایم اے ۷۳، ۱۰۳۔

کندی (الکندی) ۲۰۹۔

کوپرنیکس ۱۲۱، ۱۹۰، ۱۹۳، ۲۰۹، ۲۹۲۔

کولرج ۹۱، ۹۵، ۹۷، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۷، ۳۱۷۔

کیٹس ۹۵، ۳۱۷۔

کیری ۴۳، ۴۵۔

گ

گارساں دتاسی ۱۰۸۔

گراہم، سر جی ایف آئی ۶۹، ۳۱۸۔

گلمرسٹ، ڈاکٹر جان ۳۱، ۳۳، ۳۴۔

گیتے، امیر ۱۰۳، ۱۰۴۔

گولڈ سمتھ ۹۳۔

گیلیلیو (گیلی لیو) ۱۵۲، ۱۸۷، ۱۹۰، ۱۹۳۔

گیمان، رینے ۱۰۸، ۱۱۳، ۳۰۲۔

ل

لارنگ ۲۰۳۔

لیاقت علی خاں ۳۱۹۔

م

محمد (رسول اللہ ﷺ) ۶۱، ۲۸۸۔

محمد باقر ۴۲۔

محمد علی، چودھری ۳۱۹۔

محمد علی لاہوری، مولوی ۷۴، ۳۱۹۔

محمد میاں، مولانا سید ۷۶، ۱۰۵۔

مجنوں ۱۰۷۔

محسن الملک، نواب ۸۲، ۸۵، ۲۱۹، ۲۷۳، ۲۷۷، ۳۱۹۔

مشتاق حسین، مولوی ۸۲۔

مشرقی (المشرقی) علامہ عنایت اللہ خاں ۸۲، ۱۰۵، ۳۱۴، ۳۱۸۔

معین احسن جذبی ۹۹۔

معین الدین چشتی، خواجہ ۶۰۔

مل، جان سٹورٹ ۲۰۰۔

مل، جیمز ۴۷۔

ملٹن ۹۱، ۳۰۵۔

مملوک علی، مولوی ۳۰۔
موسیٰ، حضرت ۲۸۸۔
مومن، حکیم مومن خاں ۹۲،۸۶،۶۲۔
مہدی علی، سید ۸۶،۸۰۔
میر امن، دہلوی ۳۴،۳۲،۲۹۸،۳۱۴۔
میر تقی میر ۳۷،۱۰۱،۳۰۲۔
میر حسن ۳۴۔
میکالے، ٹامس ۲۵،۲۹،۵۷،۹۸۔
میسوئیل ۲۱۱۔
میلیاوِل ۱۵۸،۱۶۱،۱۸۷،۲۰۹،۲۵۰۔
میور، سر ولیم ۷۸۔

ن

ناصر خسرو علوی، حکیم: ۸۹،۹۲،۹۶۔
ناصر علی دہلوی، میر: ۱۰۵۔
ندوی، مولانا: ۶۸۔
نذیر احمد، مولانا/حافظ/ڈپٹی: ۴۱، ۶۲، ۷۵، ۸۴،۸۵،۸۶،۸۷،۱۰۵۔
نعمت خاں عالی: ۳۰۴۔
نظیر اکبر آبادی: ۲۹۸۔
نیوٹن: ۱۵۰،۱۶۰،۱۷۷،۱۸۴،۱۹۴،۲۱۰۔

و

واعظ، حسین: ۲۰۹۔
والٹیئر: ۱۸۴،۱۸۵،۱۸۶۔
وجہی، مولانا: ۳۰۔
وحید الدین سلیم، مولوی: ۰ ۔
ورڈز ورتھ ۹۵، ۹۸، ۹۹، ۱۹۳، ۱۹۶، ۱۵۔ ۲۵۸،۲۴۲،۱۹۹۔
وقار الملک ۸۶۔
وکٹوریہ، ملکہ ۲۹۱، ۳۱۵، ۳۱۸۔
ولا، مظہر علی خاں ۳۰۔
ولایت حسین، میر ۱۰۵۔
ولی اللہ، شاہ ۵۹، ۷۵، ۱۰۹، ۲۰۹، ۲۶۰، ۲۶۳، ۲۶۴، ۳۱۲۔
ویلزلی، لارڈ ۲۲، ۳۱، ۳۴، ۳۵۔

ہ

ہارڈی ۲۰۰۔
ہالرائڈ (ہال رائڈ)، کرنل ۸۸، ۲۹۹۔
ہائی زن برگ، پروفیسر ۲۱۲۔
ہگزلی ۳۱۷۔
ہنٹر، ڈبلیو ڈبلیو ۲۷، ۳۲، ۵۸، ۸۰۔
ہیسٹنگز، وارن ۲۲، ۳۱، ۳۷۔
ہیوم ۱۹۔

ی

یعقوب خاں، مولانا محمد ۲۹۹۔
یوسف حسین خاں، ڈاکٹر ۲۹۸۔
یوسف خاں کمبل پوش ۱۰۹۔

INSTITUTE OF ISLAMIC CULTURE
LAHORE : PAKISTAN